15/-

اللہ جل جلالہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخیاں

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی

مولانا قاری رضائے المصطفےٰ

کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے؟

انیس احمد نوری

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

اللہ جل جلالہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخیاں

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی

مولانا قاری رضائے المصطفیٰ

اعلان

اس کتاب سے جس مترجم کا ترجمہ باادب اور صحیح معلوم دے قارئین اس کے مترجم قرآن سے اپنے ترجمۂ قرآن (خواہ اردو، انگریزی، سندھی، گجراتی میں ہی ہو) و مجموعہ فطاف تاج کمپنی وغیرہ کا درست فرما سکتے ہیں۔

○

من جانب: جماعت اہل سنت سکھر

○

ملنے کا پتہ: مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہر طرح کی تعریف اس ذات کریم کی جس نے ہمیں ایسا رؤف و رحیم رسول عطا فرمایا جس کو ساری ساری شب ہماری مغفرت کا سامان کرنا **مطلوب**، اور ہمیں ہر آن کرم و احسان دکھانا **محبوب**۔ پھر کروڑوں درود و سلام ہوں اس رحمۃ للعالمین پر جس نے اپنے کرم سے ہمیں قیامت تک کے فتنوں سے بار بار آگاہ کیا۔ کبھی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیت اللہ شریف کی چابیاں دینے کے دوران فرمایا کہ یہ چابیاں تیری اولاد میں تب تک رہیں گی کہ جب تک ایک ظالم جابر اپنے ظلم کے سبب تیری اولاد سے چھین لے گا۔ کبھی یمن و شام کے لئے دعا کر کے اور نجد کے لئے باوجود صحابہ کے اصرار کے دعا نہ فرما کر نجدیوں کے فتنوں سے آگاہ فرمایا، اور فرمایا کہ نجد سے شیطان کے سینگ نکلیں گے۔ اور وقتاً فوقتاً نجدیوں کی علامت یہ بیان کی کہ وہ کفار کو چھوڑیں گے اور مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے عین مطابق عرب پر نجدیوں کے قبضے کے بعد لاکھوں عوام و علماء اہل سنت کو قتل و شہید کرنا، اور یہود کو دعوت دے کر بلانا، پھر اس کو مقیم ہو کر رسول اسلام کا لقب دینا، یہودی بنکوں میں اربوں روپیہ جمع کر کے مسلمانوں کے دشمن یہودیوں کی مدد کرنا حضور انور کے ارشادات کی تصدیق کرتا ہے۔

انتقام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان مقدس پیشین گوئیوں کے انتقام میں نجدیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں، صاحبزادیوں، ازواج مطہرات جن پر ماں باپ قربان، اور تمام جلیل القدر صحابہ کے مزارات کو مسمار کیا۔ اور انہیں نجدیوں نے آج کل حضور علیہ السلام کے ننانوے اسماء قرآن شریف کے آخر میں شائع ہونے بند کرا دیے۔ اور اب حال ہی میں گستاخ رسول دیوبندیوں نے امام اہل سنت کے ترجمۂ قرآن پر پابندی لگا کر جس میں اُسے جلادو یا جلا دو کا حکم صادر کر کے اپنی آتش حسد سرد کرنے اور مسلمانوں کے دلوں میں آگ بھڑکانے کی کوشش کی اور دیوبندی گستاخوں کے دلوں میں بیٹھے اس سے بھی کہیں زیادہ ان نجدیوں کو مسجد نبوی سے متصل حضور انور کا روضہ گوارا نہیں اور آئے دن اس کو منتقل کرنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ پھر اہل سنت کا ترجمہ ان کی آنکھوں میں کیوں نہ خار کی طرح کھٹکے؟ ان کو وہی علماء پسند ہیں جو بتوں کی آیات انبیاء و اولیاء پر چسپاں کریں، اور وہی تراجم ان کو پسند ہیں جن میں خیانت کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت مجروح کی گئی ہو۔

قارئین فیصلہ کریں

اگلے صفحات میں آپ اسی طرح کے تراجم قرآن اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں کے چند آیات کے ترجمہ کا مختصر تقابلی مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کس کا ترجمہ ناقص اور کس کا درست ہے۔ وما علینا الا البلاغ

۱؎ نجد کے نجدیوں کا بھی یہی حال ہوا۔ انگریزوں سے [illegible] کر کے ۱۹۱۸ء میں لاکھوں مسلمانوں کو [illegible] ۱۹۲۴ء میں [illegible] مسلمانوں سے غداری کی۔ اور یہی حال ان نجدیوں کا افغانستان میں ہے۔

۲؎ تمام دنیائے اسلام کے متعلق بھی کسی بڑے دشمن [illegible] جیسا کہ [illegible] بھی ایسا ہی ہوتے ہیں۔

۳؎ حضرت مولوی [illegible] کے ترجمے سے [illegible] اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ اس میں انہیں کے ترجمے کے تقابل پر ایک مختصر کتاب تیار ہو سکتی تھی۔ [illegible] اور [illegible] ترجمے کے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] بات غلط [illegible] ترجمے کے تقابلی مطالعے [illegible] کے آخری ایڈیشنوں سے [illegible] ہے۔ اگر ہمیں اس کوشش میں ہم سے کوئی بھول ہو تو قارئین مطلع فرمائیں۔

مولانا مفتی محمد حسین قادری رکن مجلس شوریٰ
[illegible]

اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآن حکیم

اور دیگر

اُردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ

سیرت سرور کونین سمجھنے کے لئے — فہم قرآن مقدس کو سمجھنا ہوگا

امام اہلسنت، مجدد وقت، اعلیٰ حضرت شاہ عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے: عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں بن مولانا محمد نقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں۔

آپ کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے محلہ جسولی میں ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ بوقت ظہر ہوئی۔ آپ کا تاریخی نام المختار ہے۔ آپ نے اپنا سن ولادت اس آیت کریمہ سے نکالا۔

اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَہُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ۔ پ ۲۸ سورۂ مجادلہ، آیت ۲۲

"یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی۔"

آپ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد نقی علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے جید عالم اور مصنف تھے۔

اعلیٰ حضرت نے تقریباً ۱۳ برس اپنے والد ماجد سے پڑھیں اور چودہ سال کی عمر میں ایک مسئلہ رضاعت پر فتویٰ کا جواب تحریر کیا جس پر آپ کی استعداد اور خداداد قابلیت کی بنا پر اسی کم عمری میں آپ کو مفتی کا منصب عطا کر دیا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے استفتاء کے جوابات کے ساتھ ہی ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی شروع کر دیا۔ جس مسئلہ پر بھی آپ نے قلم اٹھایا اپنے تبحر علمی کی بدولت اس کے ہر پہلو پر نہایت عمدہ طریقے سے روشنی ڈالی اور ایسی واضح تحقیق اور دلائل پیش فرمائیں کہ ہم عصر علماء و محدثین نے امام اہلسنت، مجدد دین و ملت کا خطاب دیا۔

یوں تو آپ کے علمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن ان میں سب سے بڑا علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے۔ ترجمہ کیا ہے قرآن حکیم کی اردو میں ترجمانی ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ آپ کا یہ ترجمہ، الہامی ترجمہ ہے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔

ترجمہ میں فصاحت، بلاغت، انداز خطاب، سیاق و سباق کا خیال

ایک زبان سے دوسری زبان میں لفظی ترجمہ کر دینا کچھ مشکل نہیں، بلکہ یہ بہت ہی معمولی اور آسان کام ہے۔ کسی بھی عبارت کا لفظی ترجمہ تو اکثر لوگ بڑی جلدی کر دیتے ہیں۔ مگر کسی زبان کی فصاحت و بلاغت، سلاست و معنویت، اس کے محاورات و انداز خطاب کو سمجھنا، سیاق و سباق کو دیکھ کر کلام و مجمل کی ترجمانی کرنا انتہائی دقت طلب کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کی، اس کی تفسیر آپ کے صحابہ کرام نے بیان کی۔

ترجمہ میں مناسب معنی کا انتخاب

قرآن کریم کے دوسری زبانوں میں تراجم کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی لفظ کا ترجمہ عموماً اس کے مشہور معنی کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر زبان میں کسی بھی لفظ کے بہت سے معانی ہوتے ہیں۔ ان مختلف معانی میں سے کسی ایک مناسب معنی کا انتخاب مترجم کی ذمہ داری ہے ورنہ لفظ کا ظاہری ترجمہ تو ایک جنتری بھی کر سکتا ہے۔

بے احتیاطی کے نتائج

اعلیٰ حضرت کا ترجمہ قرآن مجید دیکھنے کے بعد جب ہم دنیا بھر کے تراجم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت منکشف ہو کر سامنے آتی ہے کہ اکثر مترجمین قرآن کی نظر الفاظ قرآن کی روح تک نہیں پہنچ سکی۔ وہاں کے ترجمہ سے قرآن کریم کا مفہوم ہی بدل گیا ہے بلکہ بعض مقامات پر سہواً یا قصداً ترجمے میں اس سے تحریف بھی ہو گئی ہے۔ یہ لفظ بلفظ ترجمہ کرنے کے سبب عظمت قرآن، عصمت انبیاء اور وقار انسانیت کو بھی ٹھیس پہنچی ہے۔ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے ان تراجم کی بدولت وہ حرام قرار دی گئی ہیں۔ اور بعض تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض امور کا علم اللہ رب العزت کو بھی نہیں ہوتا۔ اس قسم کا ترجمہ کر کے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کے لئے گمراہی کا راستہ کھول دیا۔ اور یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے ہاتھوں میں اس طرح کا ترجمہ کر کے اسلام کے خلاف ہتھیار دے دیا گیا۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کی کتاب اسلام پر طنز سے بھری ہوئی ہے کہ جو خدا اپنے بندوں کے مکر و فریب سے خائف ہو جائے اور خود بھی مکر و فریب کرتا ہو ایسے خدا کو دور سے سلام وغیرہ وغیرہ۔

اعلیٰ حضرت نے معتمد و مستند و مروج تفاسیر کی روشنی میں قرآن حکیم کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسرین کرام کئی کئی صفحات میں فرماتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی عنایت فرمائی کہ وہی مفہوم ترجمہ کے ایک جملہ یا ایک لفظ میں فرما دیا۔ قلیل مجمل کثیر مطالب اسی کو کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے ہر پڑھنے والے کی نگاہوں میں قرآن کریم کا احترام، انبیاء کی عظمت اور انسانیت کا وقار بلند ہوتا ہے۔

ذیل میں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآن حکیم اور دیگر اردو تراجم قرآن کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔

ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم۔ پ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۴۲

ترجمہ:۔ اور ابھی معلوم نہیں کئے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ (شاہ عبد القادر)

— حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

— وہنوز تمیز نساختہ است خدا آں را کہ جہاد کردہ اند از شما۔ (شاہ ولی اللہ)

— حالانکہ ابھی اللہ نے ان لوگوں کو تم میں سے جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

— اور ابھی تک اللہ نے ان لوگوں کو جانچا ہی نہیں جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

حالانکہ ابھی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو۔ (تھانوی دیوبندی)

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ (دیوبندی محمود الحسن)

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (اعلیٰ حضرت)

کیا اللہ تعالیٰ علیم و خبیر نہیں؟

اللہ تعالیٰ جو علیم و خبیر ہے، عالم الغیب والشہادہ ہے، علیم بذات الصدور ہے۔ ان مترجمین کے نزدیک اردو میں بے علم و بے خبر ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں ترجمہ پڑھنے کے بعد علم الٰہی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی صفات کی یہ، دوسری طرف اس قدر بے خبری کہ مومنین میں سے کون لوگ جذبۂ جہاد سے سرشار ہیں، اللہ کو اس کا علم نہیں۔ ابھی اس نے جانا ہی نہیں۔ گویا شانِ رسالت کی تنقیص سے فارغ ہوئے تو شانِ الوہیت پر حرف گیری شروع کر دی۔

"اللہ نے نہیں جانا" شاہ رفیع الدین صاحب کا خیال ہے۔ "ابھی معلوم نہیں کیا اللہ نے" شاہ عبدالقادر صاحب کی ایجاد ہے۔ "ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے" محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

بروزِ حشر خدا اور رسول کی گرفت سے نہ بچ سکیں گے

ترجمہ لکھتے وقت کس قدر دلیر جاسر تھے یہ مترجمین کہ تفسیر کے مطالعہ کی زحمت ہی نہیں کی اور کس سادگی سے قلم چلا دیا۔ آج بھی ان حضرات کے معتقدین، مریدین، متبعین موجود ہیں۔ اگر ان تراجم پڑھنے والوں کے پیروکار مطمئن و خوش عقیدہ ہیں تو بروزِ حشر خدا اور رسول کی گرفت کے لئے تیار رہیں۔ ورنہ تفاسیر قرآن و ترجمہ اعلیٰ حضرت کے مطابق آئندہ تمام ایڈیشن قرآن کریم کے درست کرائیں، ورنہ ترجمہ پڑھنے والے جس کی گمراہی کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔

ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ پ۹، سورۃ الانفال، آیت ۳۰

ترجمہ۔ اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبدالقادر)

اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ نیک مکر کرنے والوں کا ہے۔ (شاہ رفیع الدین)

و بدسگالی می کردند و خدا بدسگالی می کرد بایشاں، و خدا بہترین بدسگالی کنندگان است۔ (شاہ ولی اللہ)

اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

اور حال یہ کہ وہ اپنا داؤ کر رہے تھے اور اللہ اپنا داؤ کر رہا تھا اور سب سے بہتر داؤ کرنے والا اللہ ہے۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

اور وہ تو اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ میاں اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔ (تھانوی دیوبندی)

اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ (اعلیٰ حضرت)

اردو ترجمہ میں جو الفاظ استعمال ہوئے وہ شانِ الوہیت کے کسی طرح لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف مکر، فریب، بدسگالی کی نسبت اس کی شان میں حرف گیری کے مترادف ہے۔ یہ بنیادی غلطی صرف اس وجہ سے ہے کہ اللہ اور رسول کے فضل و مقدس

کو اپنے افضل پر قیاس کیا ہے۔ یہی وجہ ہے مترجمین نے جنبش، مذاق، ٹھٹھا، مکر، فریب، ظلم سے بے خبر، بد سلوکی کو اس کی صفت ٹھہرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ میاں کی صفت سے پاک

اللہ پاک کی عزت افزائی کے لئے تھانوی صاحب نے "میاں" استعمال کیا ہے۔ ان تمام الفاظ کو سامنے رکھ کر الوہیت کا آپ تصور کریں تو رب تبارک و تعالیٰ انسانوں سے عظیم تر انسان ابھر کر آپ کے سامنے ہوگا یہی وجہ ہے کہ جب بھی رسول کریم کی شان کے لائق کوئی تعریف کی جاتی ہے تو یہ چیخ اٹھتے ہیں کہ تم نے رسول کو اللہ سے ملا دیا۔ اور خود ہی مقدس کے نام نے میاں اللہ تعالیٰ کو کہہ کر عام انسانوں کے برابر لا کھڑا کیا تو پھر بھی وہابی دیوبندی توحید میں بال برابر فرق نہیں آیا۔ مذکورہ آیتیں ہیں کہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے تفاسیر کی روشنی میں کیا ہے ملاحظہ فرمائیں ____ اور لفظ مکر کو جیسے مقام پر ترجمہ میں کافروں کی طرف منسوب کر دیا۔ فافہم۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ پ۳۰ سورۃ والضحیٰ، آیت ۷

ترجمہ۔ اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔ (شاہ عبد القادر)

____ اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔ (شاہ رفیع الدین)

____ و یافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود۔ (شاہ ولی اللہ)

____ اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

____ اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھا دیا۔ (دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد)

____ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی دیوبندی تھانوی)

____ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (اعلیٰ حضرت)

آیت مذکورہ میں لفظ "ضآلّ" استعمال ہوا ہے اس کے مشہور معنی گمراہی اور بھٹکنا ہیں چنانچہ بعض اہل قلم نے صاحب پر اہل قلم کے بجائے تجربہ پسند کر لیا یہ دیکھا کہ ترجمہ میں کسی کو راہ گم کردہ، بھٹکتا، بے خبر، راہ بھولا کہا جا رہا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عصمت باقی رہتی ہے یا نہیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ کاش یہ مترجمین تفاسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد ترجمہ کرتے یا کم از کم اس آیت کا سیاق و سباق اول و آخر ہی بغور دیکھ لیتے اندازِ خطاب باری تعالیٰ پر نظر ڈال لیتے۔

ایک طرف مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ اور اس کے بعد ہی رسول ذی شان کی گمراہی کا ذکر کیسے آ گیا۔ آپ خود غور کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر کسی لمحہ گمراہ ہوتے تو راہ پر کون ہوگا۔ یا یوں کہئے کہ جو خود گمراہ رہا ہو، بھٹکا پھرا ہو، راہ بھولا ہو، وہ ہادی کیسے ہو سکتا ہے؟

اور خود قرآن مجید میں نفی ضلالت کی صراحت موجود ہے۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى۔ پ۲۷ سورۂ نجم آیت ۲

آپ کے صاحب یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نہ گمراہ ہوئے اور نہ بے راہ چلے جب ایک مقام پر رب کریم گمراہ اور بے راہی کی نفی فرما رہا ہے تو دوسرے مقام پر خود ہی کیسے گمراہ ارشاد فرمائے گا؟

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ﴿٢﴾ سورۃ الفتح آیت ١

ترجمہ۔ ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (شاہ محمود الحسن)

—— تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔ (شاہ رفیع الدین)

—— ہر آئینہ ما کشادیم برائے تو فتح ظاہر عاقبت فتح آنست کہ بیامرزد ترا خدا آنچہ سابق گذشت از گناہ تو و آنچہ پس ماند (شاہ ولی اللہ)

—— بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

—— اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرا دی تاکہ تم اس فتح کے شکریے میں دین حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صلہ میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

—— بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ (تھانوی دیوبندی)

—— بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت)

حضور معصوموں کے سردار؟ یا گنہگار؟

عام تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی معصوم ماضی میں بھی گنہگار تھا، مستقبل میں بھی گناہ کرے گا، مگر فتح حنین کے صدقے میں اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے، اور آئندہ بھی گناہ معاف ہوتے رہیں گے۔

کاش یہ فتح حنین آپ کو نہ دی گئی ہوتی تاکہ آپ کے گناہوں پر پردہ پڑا رہتا، اس معصوم رسول کے گناہگار ہونے کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا، کھلم کھلا فتح کیا ملی کہ رسول معصوم کے تمام اگلے گناہ ترجمہ پڑھنے والوں کے سامنے آشکارا ہو گئے اور معلوم ہوا کہ آئندہ بھی گناہ سرزد ہوتے رہیں گے، یہ دوسری بات ہے کہ ان گناہوں کی معافی کی پیشگی ضمانت ہو گئی ہے ان مترجمین سے آپ دریافت کیجئے کہ اس آیت کی تفسیر میں جو روایات کی گئی ہیں مفسرین نے جو معنی بیان کئے ہیں اس کے مطابق انہوں نے ترجمہ کیوں نہیں کیا، ترجمہ پڑھنے والوں کی گمراہی کا کون ذمہ دار ہے؟ جب نبی معصوم گنہگار ہو تو لفظ عصمت کا اطلاق کس پر ہوگا؟ عصمت انبیاء کا تصور اگر جزو ایمان ہے تو کیا گنہگار خطاکار نبی ہو سکتا ہے؟ اقوال صحابہ مفسرین کی توجیہات سے ہٹ کر ترجمہ کرنے پر کس نے آپ کو مجبور کیا، ایک عربی یہودی یا نصرانی یا ہمارے یہاں جنہوں نے عربی زبان پڑھی ہے وہ بھی اس قسم کا ترجمہ کر سکتے ہیں تو آپ جو کہ عالم دین کہلاتے ہیں تفاسیر اور حدیث و فقہ کی تعلیم سے آراستہ ہیں، بغیر سوچے سمجھے لفظ بلفظ ترجمہ کر دیں تو آپ میں اور ان میں کیا فرق ہوگا؟ افسوس کہ لفظ ذنب کی تفسیر میں امام ابو اللیث سمرقندی کی توجیہ پڑھ لیتے تو آج یہ فاش غلطی مترجمین سے نہ ہوتی، مگر یہ صاحبان جب تک رسول اللہ کی تنقیص جتنی نہ کر لیں ان کو اپنے علم پر اعتماد نہیں ہوتا۔ ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ مطبوعہ تاج کمپنی نمبر ١٣ کے آخر میں صفحہ پر قرآن مجید کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔ اس

[illegible]

فہرست کے حصہ دوم اب وہ کا عنوان "منصرفی" یہ ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی طرف سے عتاب ہوا کہ آپ کی کسی بات پر گرفت ہوئی۔ حوالے کے طور پر آیات پیش کی گئی ہیں۔ اس سے آپ اُن کی اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دلی عداوت و بغض کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

لکَ میں لام سبب کے معنی میں

ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت کا جوشِ عقیدت جناب نبی محترم کے لئے اپنے کمال پر ہے۔ اُن کو یہی ترجمہ کے وقت یہ تشویش ہوئی ہوگی کہ عصمتِ رسول پر حرف نہ آئے اور قرآن کا ترجمہ بھی صحیح ہو جائے۔ وہ عقیدت بھری نگاہ جو آستانۂ رسول پر ہمہ وقت لگی ہوئی ہے اس نے دیکھا کہ لکَ میں لام سبب کے معنی میں مستعمل ہوا ہے اور جب حضور کے سبب سے گناہ بخشے گئے تو وہ شخصیتیں اور ہوئیں جن کے گناہ بخشے گئے۔ اہلِ بصیرت کے لئے اشارہ کافی ہے۔ معنویت سے بھرپور روشن طریقے کے مطابق ترجمہ فرما دیا۔

فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۔ پ۲۵ سورۃ شوریٰ، آیت ۲۴

ترجمہ۔ پس اگر خدا خواہد مُہر نہد بر دل تو۔ (شاہ ولی اللہ) اگر خدا چاہے تو اے محمد تمہارے دل پر مہر لگا دے۔ (فتح محمد جالندھری)

—— پس اگر چاہتا اللہ، مُہر رکھ دیتا اوپر دل تیرے کے۔ (شاہ رفیع الدین)

—— سو اگر اللہ چاہے مُہر کر دے تیرے دل پر۔ (شاہ عبد القادر)

—— تو اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مُہر لگا دے۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

—— سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے۔ (سابقہ ترجمہ "دل پر مہر لگا دے") (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

—— اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مُہر لگا دے۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام تراجم سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ کے بعد مُہر لگانے کی کوئی جگہ تھی تو یہی تھی۔ صرف ذرا دھکا کر چھوڑ دیا کس قدر عجیب بات ہے وہ ذاتِ اطہر جس کے سرِ مبارک پر سروری کا تاج رکھ گیا۔ آج اس سے فرمایا جا رہا ہے کہ ہم چاہیں تو تمہارے دل پر مُہر لگا دیں۔

مُہر کے اقسام

مُہر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جو خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ میں استعمال ہوئی اور دوسری خاتم النبیین کی۔ کاش تمام مترجمین تفسیر کی روشنی میں ترجمہ کرتے تو اُن کی نوکِ قلم سے رحمتِ عالم کا قلبِ مبارک محفوظ رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ قلبِ مبارک کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نور کی بارش ہو رہی ہے جس دل کو ہر شے سے محفوظ کیا گیا ہے اس آیت مبارکہ میں اس کی مزید توثیق و وضاحت کر دی گئی۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۔ پ۲ سورۃ بقرہ آیت ۱۴۵

ترجمہ۔ اور کبھی چلا تو ان کی پسند پر بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا نہ مددگار۔ (شاہ عبد القادر)

___ اور اگر پیروی کرے گا تو خواہشوں ان کی پیچھے اس چیز کے کہ آئی تیرے پاس علم سے نہیں واسطے تیرے اللہ سے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (شاہ رفیع الدین)

___ اگر پیروی کردی آرزوئے ایشاں را پس ازانچہ آمدہ است بتو از دانش نباشد ترا برائے خلاص از عذاب خدا ہیچ دوستی و نہ یارے دہندہ۔ (شاہ ولی اللہ)

___ اور اگر آپ بعد اس علم کے جو آپ کو پہنچ چکا ہے اُن کی خواہشوں کی پیروی کرنے لگے تو آپ کے لئے اللہ کی گرفت کے مقابلہ میں نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

___ اور اے پیغمبر اگر تم اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم یعنی قرآن آچکا ہے ان کی خواہشوں پر چلے تو پھر تم کو خدا کے غضب سے بچانے والا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی و فتح محمد جالندھری)

___ اور اگر آپ اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم قطعی ثابت بالوحی آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔ (تھانوی دیوبندی)

___ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو اُن کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور ستم گار ہوگا۔ (اعلیٰ حضرت)

ترجمہ تفسیر خازن کی روشنی میں

نبی معصوم کی نسبت سے قرآنی صفحات بھرے ہیں جن کو طٰہٰ، یٰس، مُزَّمِّل، مُدَّثِّر جیسے القاب و آداب دیئے گئے، اچانک اس قدر زجر و توبیخ کے کلمات سے اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرے سیاق و سباق سے بھی کسی تہدید کا پتہ نہیں چلتا لہٰذا مترجم کو چاہئے کہ کھوج لگائے نہ یہ کہ براہ راست کلمات کا ترجمہ کر دے جو بات ان کی عصمت کے خلاف ہے وہ کیسے امکانی طور پر ان کی طرف منسوب کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے اس کی تحقیق فرمائی اور تفسیر خازن کی روشنی میں انہوں نے ترجمہ فرمایا کہ خطاب ہر سامع سے ہے نہ کہ نبی معصوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی طرح کتب معانی و بیان میں بھی اس بات کی تصریح ہے۔

تراجم مذکورہ میں بعض مترجمین نے خاصی حاشیہ آرائی کی ہے مگر کسی مترجم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ غور کرے کہ ڈانٹ ڈپٹ کے الفاظ حضور کی شان میں کیوں کہے جا رہے ہیں جب کوئی وجہ نہیں تو مخاطب اللہ کے محبوب سے خاص نہیں بلکہ ہر سننے والے سے خطاب ہے۔

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ۔ پ ۲۵ سورۂ شوریٰ آیت ۵۲

ترجمہ۔ تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ (شاہ عبد القادر) تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو (فتح محمد جالندھری)

___ نہ جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ (شاہ رفیع الدین)

___ نمی دانستی کہ چیست کتاب و نمی دانستی کہ چیست ایمان۔ (شاہ ولی اللہ)

تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ (ابو الاعلیٰ مودودی)

آپ کو نہ یہ خبر تھی کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا انتہائی کمال کیا چیز ہے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔ (اعلیٰ حضرت)

ظہور نبوت سے قبل حضور کے مومن ہونے کی نفی؟

نوٹ: وحی و قلم کا علم ہی نہیں بلکہ جن کو عالم ما کان و ما یکون کا علم ہے معاذ اللہ آیت مذکورہ کے نزول سے پہلے مومن بھی نہ تھے کیونکہ مترجمین کے تراجم کے مطابق ایمان سے بھی نابلد اور کورے تھے۔ تو پیغمبر تسلیم ہوتے ہوتے بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ بھی آپ کی بعثت سے پہلے مومن ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ رسالت پر ایمان لانا شرط ہے۔ تراجم مذکورہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد میں ہوئی۔

اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے اس قسم کے تمام اعتراضات ختم ہو گئے کہ آپ احکام شرع کی تفصیل نہ جانتے تھے ایمان اور احکام شرع کی تفصیل میں جو فرق ہے وہی اعلیٰ حضرت اور دیگر مترجمین کے ترجمہ میں فرق ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝۴ پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۱۔۴

ترجمہ: رحمٰن نے سکھایا قرآن، بنایا آدمی، پھر سکھائی اس کو بات۔ (شاہ عبد القادر)

رحمٰن نے سکھایا قرآن، پیدا کیا آدمی کو، سکھایا اس کو بولنا۔ (شاہ رفیع الدین)

خدا آموخت قرآن را، آفرید آدمی را، آموختش سخن گفتن۔ (شاہ ولی اللہ)

خدائے رحمٰن ہی نے قرآن کی تعلیم دی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کو گویائی سکھائی۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو گویائی سکھائی۔ (تھانوی دیوبندی و فتح محمد جالندھری)

جنوں اور آدمیوں پر خدائے رحمٰن کے جہان اور بے شمار احسانات ہیں ان میں ایک یہ کہ اسی نے قرآن پڑھایا۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو بولنا سکھایا۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا، ما کان و ما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (اعلیٰ حضرت)

مندرجہ بالا تراجم غور سے پڑھیے پھر اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

آیت نمبر ۲ میں لفظ عَلَّمَ جو متعدی بدو مفعول ہے۔ تمام تراجم میں رحمٰن نے سکھایا قرآن، سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کو قرآن سکھایا۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ خود قرآن شاہد ہے عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اللہ نے آپ کو ہر اس چیز کا علم دیا جو آپ نہ جانتے تھے۔

آیت نمبر ۳ کا ترجمہ ہے آدمی کو پیدا کیا، وہ کون انسان ہے؟ مترجمین نے لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا بعض تراجم میں اپنی طرف

سے بھی الفاظ استعمال کیے گئے پھر بھی منشاءِ قرآن کی ترجمانی نہیں ہو سکی۔ اب آپ اُس ذاتِ گرامی کا تصور کریں جو اصل الاصول ہیں
جن کی حقیقت اتم الحقائق ہے جن پر تخلیق کی اساس رکھی گئی۔ جو مبدءِ خلق ہیں اور روحِ کائنات و جانِ انسانیت ہیں اعلیٰ حضرت
فرماتے ہیں انسانیت کی جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ الانسان سے جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شخصیت
کا تعین ہو گیا تو اُن کی شان کے لائق اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم بھی ہونی چاہیے چنانچہ عام مترجمین کی روش سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت
فرماتے ہیں۔ ماکان و ما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

سوال:۔ اس جگہ گستاخِ رسول ذہنوں میں ضرور سوال ابھرتا ہے کہ یہاں ماکان و ما یکون کا بیان سکھایا کہاں سے آ گیا یہاں تو زائد بولا گیا ہے۔ دیکھیے قرآن کا عموم دوسری آیت ظاہر کر رہی ہے تو اس چوتھی آیت میں اس کا بیان سکھایا گیا ہے۔

جواب:۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ ماکان و ما یکون (جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا) کا علم لوحِ محفوظ میں اور لوحِ محفوظ قرآن شریف کے ایک جزء میں اور قرآن کا بیان (جس میں ماکان و ما یکون کا بیان بھی شامل ہے) سکھایا۔ تفسیری ترجمہ ایسا ہی ہے جیسا کسی شاعر نے کہا کہ ؎ مگس کو باغ میں جانے نہ دینا — کہ ناحق خون پروانوں کا ہوگا

مکھی کو باغ میں نہ جانے دو کہ پھولوں کا رس چوس کر شہد و موم کا سبب بنے اور موم سے موم بتی اور موم بتی جب جلے گی تو پروانے جل کر قربان ہوں گے۔ اب بتایئے اعلیٰ حضرت نے ترجمہ ماکان و ما یکون کا بیان سکھایا کیسا کیا؟

میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ مذکورہ آیت کا ترجمہ آپ متعدد بار پڑھیں یقیناً آپ کے ایمان میں بے پناہ پختگی پیدا ہوگی اور عشقِ رسول میں آپ پر یقیناً ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جائے گی۔

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ پ۳۰ سورۂ بلد۔ آیت ۱

ترجمہ۔ قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تجھ کو قید نہ رہے گی اس شہر میں۔ (شاہ عبد القادر)

قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی اور تو داخل ہونے والا ہے بیچ اس شہر کے (شاہ رفیع الدین)

قسم می خورم بایں شہر (شاہ ولی اللہ) میں قسم کھاتا ہوں اس شہر مکہ کی۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی) قسم کھاتا ہوں اس شہر کی (محمود الحسن)

ہم اس شہر کی قسم کھاتے ہیں (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی) نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (مودودی وہابی)

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (اعلیٰ حضرت)

اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک

انسان قسم کھاتا ہے۔ اردو اور فارسی میں قسم کھائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہے مترجمین کرام نے اپنے محاورہ کا اللہ کو بھی پابند کیا۔ اس بیان کا اس بے نیاز نے کچھ نہیں کہا یا وہ کرے تو قسم ہی کھائے۔ ایسی بھی کیا ناچاری ہی کہ کچھ نہیں کھاتا؟ اس باریک مسئلہ کی طرف عام مترجمین کی توجہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے کس خوش اسلوبی سے ترجمہ فرما دیا۔ مجھے اس شہر کی قسم۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ پ۱، سورۂ فاتحہ۔ آیت ۴

ترجمہ۔ ترا ہی پرستش کنیم و از تو مدد می طلبیم۔ (شاہ ولی اللہ) تجھ ہی کی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ (شاہ عبدالقادر)

___ تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔ (شاہ رفیع الدین، محمود الحسن دیوبندی)

___ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کرتے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

___ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ (اعلیٰ حضرت)

دُعاء

سورۂ فاتحہ، سورۃ الدعا ہے ___ دعا سے دوران دعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں خبر نہیں دی جاتی جب کہ تمام تراجم میں خبر کا مفہوم ہے دعا نہیں۔ اور خبر ہے عبادت کرتے ہیں۔ مدد چاہتے ہیں۔ دعائیہ کلمات نہیں ہیں یہ کلمات خبر کے ہیں جب کہ اعلیٰ حضرت نے دعائیہ کلمات سے ترجمہ کیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ۔ پ۱۰، سورۃ الانفال۔ آیت ۶۴

ترجمہ۔ اے نبی ___ (شاہ عبدالقادر) اے نبی ___ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

___ اے پیغامبر ___ (شاہ ولی اللہ) اے پیغمبر ___ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

___ اے نبی ___ (شاہ رفیع الدین) اے نبی ___ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

اے غیب کی خبریں بتانے والے ___ (اعلیٰ حضرت)

قرآن کریم میں لفظ رسول اور نبی متعدد مقامات پر آیا ہے مترجم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا ترجمہ کرے رسول کا ترجمہ پیغمبر تو ظاہر ہے مگر نبی کا ترجمہ پیغمبر یا نبی محل ہے۔ اعلیٰ حضرت نے لفظ نبی کا ترجمہ اس اسلوب سے کیا ہے کہ لفظی معنویت اور حقیقت آشکار ہو کر سامنے آگئی مگر افسوس کہ بعض لوگوں کو اس ترجمہ سے بہت صدمہ ہوا ہے کہ ان کی تنگ نظری اور بدعقیدگی کا جواب ترجمہ اعلیٰ حضرت سے ظاہر ہو گیا۔

مفردات امام راغب میں ہے

والنبوۃ سفارۃ بین اللہ وبین ذوی العقول من عبادہ لازاحۃ عللھم فی امر معادھم ومعاشھم والنبی لکونہ منبئاً بما تسکن الیہ العقول الزکیۃ وھو یصح ان یکون فعیلاً بمعنی فاعل لقولہ نبئ عبادی الخ۔ (نبوت اللہ تعالیٰ اور اس کے ذوی العقول بندوں کے درمیان سفارت کو کہتے ہیں تاکہ ان کی تمام آخرت اور دنیا کی معاشی بیماریوں کو دور کیا جائے اور نبی مخبر ہوتا ہے ایسی باتوں کا جن پر صرف عقل سلیم اطمینان کرتی ہے اور یہ فعیل اسم فاعل بھی صحیح ہے اس لئے کہ نبئ کا حکم آیا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

ترجمہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ (شاہ عبدالقادر)

___ شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ (شاہ رفیع الدین)

— شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے۔ (عبدالماجد دریا بادی دیوبندی)

— شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

— اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام اردو ترجمے ملاحظہ کیجئے — سب نے اسی طرح ترجمہ کیا ہے۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ یا شروع ساتھ نام اللہ کے۔ چنانچہ مترجم کا قول خود اپنی زبان سے غلط ہو گیا کیونکہ شروع کرتا ہوں سے ترجمہ شروع کیا ہے اللہ کے نام سے شروع نہیں کیا۔ اس پہلو کو پا کر جناب اشرف علی تھانوی صاحب نے آخر میں "ہیں" بڑھا دیا۔ ان کے تلامذہ یا معتقدین بتائیں کہ "ہیں" کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ واللہ اعلم۔

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ پ۲۔ سورہ بقرہ۔ آیت ۱۷۳۔

ترجمہ — اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوا کا۔ (شاہ عبدالقادر) اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا (محمود الحسن)

— اور جو کچھ پکارا جائے اوپر اس کے واسطے غیر اللہ کے۔ (شاہ رفیع الدین)

— وآنچہ نام غیر خدا بوقت ذبح او یاد کردہ شود۔ (شاہ ولی اللہ)

— اور جو جانور غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ (عبدالماجد دریا بادی دیوبندی۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی)

— اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

— اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو۔ (اعلیٰ حضرت)

کسی پر غیر خدا کا نام حرام نہیں ورنہ ہر چیز حرام ہوگی

جانور جس شادی کے لئے نامزد ہوتا ہے جیسے عقیقہ، ولیمہ، قربانی اور ایصال ثواب کے لئے مثلاً گیارھویں شریف یا بوعلی شریف آٹو یا بڑا جانور جو ان مذکورہ ناموں پر نامزد کیا گیا ہے وہ مترجمین کے نزدیک حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت نے حدیث و فقہ و تفسیر کے مطابق ترجمہ کیا "جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو" اس ترجمہ سے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا مسئلہ واضح ہو گیا۔

قرآن کریم کا تفسیری ترجمہ نہ کہ لفظی ترجمہ

اگر قرآن کریم کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اس سے بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی کہیں شان الوہیت میں بے ادبی ہوگی تو کہیں شان انبیاء میں اور کہیں اسلام کا بنیادی عقیدہ مجروح ہوگا چنانچہ آپ مندرجہ بالا تراجم پر غور کریں تو تمام مترجمین نے قرآنی لفظ کے اعتبار سے براہ راست اردو میں ترجمہ کیا ہے مگر اس کے باوجود وہ تراجم کانوں پر گراں ہیں اور اسلامی عقیدے کی رو سے بنیادی عقیدت کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے۔

کیا آپ پسند کریں گے؟

کہ کوئی کہے: "اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے"۔ "اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے"۔ "اللہ ان سے دل لگی کرتا ہے"۔ "اللہ نہیں بنا

رہا ہے۔" "اللہ ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔" آیت کریمہ اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِهِمْ پ ۱ سورہ بقرہ آیت ۱۵ کا اکثر مترجمین نے یہی ترجمہ کیا ہے ان میں مشہور ڈپٹی نذیر احمد صاحب دیوبندی، شیخ محمود الحسن صاحب، فتح محمد جالندھری، عبدالماجد دیوبندی دریابادی، مرزا حیرت دہلوی (غیر مقلد)، نواب وحید الزماں (غیر مقلد)، سرسید احمد صاحب علی گڑھی (نیچری)، حضرت شاہ رفیع الدین صاحب وغیرہ ہیں۔ اسی طرح ایک مشہور آیت ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ پ ۸ سورۂ اعراف۔ آیت ۵۴۔ لفظ استوی قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آیا ہے۔ اکثر مترجمین نے اس کا ترجمہ کیا ہے: "پھر قائم ہوا تخت پر۔" (عاشق الٰہی) "پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے۔" (شاہ رفیع الدین) "پھر اللہ عرش بریں پر جا براجا۔" (ڈپٹی نذیر احمد) "پھر بیٹھا تخت پر۔" (شاہ عبدالقادر) "پھر تخت پر چڑھا۔" (نواب وحید الزماں غیر مقلد) "پھر عرش پر دراز ہو گیا۔" (وحیدی صاحب و محمد یوسف صاحب کاکوروی)۔ اسی طرح آیت فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ پ ۱ سورہ بقرہ آیت ۱۱۵ میں وجہ اللہ کا ترجمہ اکثر مترجمین نے کیا ہے "اللہ کا منہ، اللہ کا رخ" چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا ہے: "پس جدھر کو منہ کرو پس وہیں ہے منہ اللہ کا۔" "اللہ کا چہرہ ہے۔" (نواب وحید الزماں غیر مقلد و محمد یوسف صاحب) "ادھر خدا ہی کا رخ ہے۔" (شیخ محمود الحسن و عاشق الٰہی دیوبندی صاحبان) "وہاں" (اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی) "ادھر اللہ کا سامنا ہے۔" (ڈپٹی نذیر احمد، مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی و مقبول فرمان علی شیعہ)۔ مذکورہ بالا تمام تراجم پڑھنے کے بعد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا ترجمہ دیکھئے کہ مذکورہ آیات میں سے کسی آیت کا انہوں نے اردو میں ترجمہ نہیں کیا۔ اس لئے کہ قرآنی الفاظ "استوی" "استہزا" "وجہ اللہ" کا ترجمہ کرنے کے لئے اردو میں ایسا کوئی لفظ نہیں کہ لفظی ترجمہ کر کے مترجم شرعی گرفت سے اپنے کو محفوظ کر سکے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے مطلقاً ترجمہ فرمایا ہے۔ ۱۔ "اللہ ان سے استہزا فرماتا ہے" (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)۔ ۲۔ "پھر عرش پر استوا فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)۔ ۳۔ "تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ ہے" (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے)۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا لفظی ترجمہ کرنا ہر موقع پر تقریباً ناممکن ہے۔ ان مواقع پر ترجمہ کا حل یہ ہے کہ تفسیری ترجمہ کیا جائے تاکہ مطلب بھی ادا ہو جائے اور ترجمہ میں کسی قسم کا سقم باقی نہ رہے۔ اعلیٰ حضرت کے یہاں فروز ترجمہ کی خوبیوں کو دیکھ کر یہ کہنا بجا ہو گا کہ ان کا ترجمہ قرآن پاک کی ایسی ہی کڑی ہے جو ترجمہ کی غلطیوں سے مبرا ہے (دیگر مترجمین نے خلاف لائق کہنے میں ہی انکار کیا)۔

دغابازی، فریب، دھوکہ اللہ کی شان کے لائق نہیں

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ۔ پ ۵ سورۂ نساء آیت ۱۴۲

"منافقین دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دے گا۔" (ترجمہ عاشق الٰہی میرٹھی، شاہ عبدالقادر و مولوی محمود الحسن صاحب) "وہ اللہ فریب دینے والا ہے ان کو۔" (شاہ رفیع الدین صاحب) "خدا انہی کو دھوکہ دے رہا ہے۔" (ڈپٹی نذیر احمد) "اللہ انہیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔" (فتح محمد صاحب جالندھری) "وہ ان کو فریب دے رہا ہے۔" (نواب وحید الزماں غیر مقلد، مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی و مقبول فرمان علی شیعہ)۔

دغابازی، فریب، دھوکہ کسی طرح اللہ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ فرمایا "بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔" تفاسیر قرآن

کے مطالعہ کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اس ترجمے میں آیت کا صحیح مفہوم نہایت محتاط طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ لفظی ترجمہ نہیں بلکہ تفسیری ترجمہ ہے۔

قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۔ پ۱۱ ۔ سورۂ یونس، آیت ۲۱

"کہہ دو اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلہ" شاہ عبدالقادر صاحب، فتح محمد جالندھری دیوبندی، شیخ محمود الحسن صاحب دیوبندی، عاشق الٰہی صاحب دیوبندی میرٹھی "کہہ دو اللہ بہت جلد کرنے والا ہے مکر" شاہ رفیع الدین صاحب "اللہ چالوں میں ان سے بھی بڑھا ہوا ہے" عبدالماجد دریابادی دیوبندی "کہہ دے اللہ کی چال بہت تیز ہے" نواب وحید الزمان غیر مقلد

صفتِ مکر اُردو میں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں

ان آیات کے ترجمے میں اللہ تعالیٰ کے لئے مکر کرنے والا، چال چلنے والا، حیلہ کرنے والا لکھا گیا ہے۔ حالانکہ یہ کلمات کسی طرح اللہ کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے لفظی ترجمہ فرمایا ہے پھر بھی کس قدر پاکیزہ زبان استعمال کی ہے۔ فرماتے ہیں "تم فرما دو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے"

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۔ پارہ ۱۰، سورۂ توبہ، آیت ۶۷

"یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا" فتح محمد دیوبندی جالندھری، ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی "وہ اللہ کو بھول گئے اللہ ان کو بھول گیا" شاہ عبدالقادر صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، شیخ محمود الحسن دیوبندی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے بھلا دینا، بھول جانے کے لفظ کا استعمال اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے کسی طرح درست نہیں ہے کیونکہ بھول سے علم کی نفی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ مترجمین کرام نے اس آیت کا لفظی ترجمہ کیا ہے جس کا غلط تاثر پڑھنے والے پر ظاہر ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں: "وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا"

یہ چند مثالیں تقابلی مطالعہ کی قارئین کے سامنے پیش کی گئیں۔ اس کے علاوہ بھی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ اس مختصر سے مطالعہ کے بعد آپ نے ترجمے کی اہمیت کا احساس کر لیا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی بسا اوقات کسی ایک آیت کے ترجمہ کے لئے تمام مشہور تفاسیر قرآن کا مطالعہ کر کے مناسب و موزوں ترین ترجمہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ استہزا، استویٰ اور وجہ اللہ کا کوئی موزوں ترجمہ اُردو میں نہیں کر سکے اس لئے مجبوراً وہی الفاظ ترجمہ میں بھی برقرار رکھے۔ یہ تقابلی مطالعہ صرف اس لئے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے کہ آپ ترجمۂ قرآن کی اہمیت کو سمجھ سکیں، ورنہ غیر مناسب لفظی ترجمہ کی وجہ سے آپ کا ایمان خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ یکم ذوالحجہ [illegible] لازم کا امکان تو بہت زیادہ ہے۔ ○ رضاء المصطفیٰ اعظمی خطیب نو میمن مسجد [illegible] اکیڈمی

حاشیہ صفحہ ۹: [illegible] شاہ ولی اللہ، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر وغیرہ کے [illegible] غیر مقلد حضرات [illegible] [illegible] کوئی بات معلوم نہ ہو سکا؟

قارئین: قرآن شریف کا مختصر جائزہ آپ نے ملاحظہ کیا۔ [illegible] کشف المحجوب میں [illegible] جس طرح [illegible] کی اس سے [illegible] کتب [illegible] ہوں گے [illegible] ذکر کریں گے۔

ضروری وضاحت: طوالت سے بچنے کے لئے ان گستاخ عقیدوں کے اقتباسات درج کر رہا ہوں مکمل مضمون ان کی کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

وہابی دیوبندی عقائد کے چند نمونے

عقیدہ ۱: حضور صلعم کا روضہ گرا دینے کے لائق ہے اگر میں اس کے گرانے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔ بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی (روضۃ البراہین) **عقیدہ ۲:** میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور محمد مر گئے ان میں کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (روضۃ البراہین صفحہ ۱۰) **عقیدہ ۳:** محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے (مولوی حسین احمد مدنی، الشہاب الثاقب صفحہ ۴۳ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) **عقیدہ ۴:** غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید و عمرو بلکہ ہر بچے اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے۔ رسول کی تعظیم [illegible] دیکھئے کتاب حفظ الایمان صفحہ ۷ مصنف مولوی اشرف علی تھانوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی دیوبند و کتب خانہ اعزازیہ دیوبند **عقیدہ ۵:** حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں (تحذیر الناس صفحہ ۳ مصنف مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) **عقیدہ ۶:** حضور نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس صفحہ ۲۵) **عقیدہ ۷:** شیطان و ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی شائع کردہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند) **عقیدہ ۸:** نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا ہے۔ (صراط مستقیم صفحہ ۸۶ مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی دیوبند) **عقیدہ ۹:** ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی دیوبند) **عقیدہ ۱۰:** سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۵) **عقیدہ ۱۱:** حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸) **عقیدہ ۱۲:** حضور علیہ السلام پر افتراء باندھا کہ گویا آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸) **عقیدہ ۱۳:** حضور علیہ السلام کا یوم میلاد منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸) خلیل احمد دیوبندی حضور علیہ السلام کے [illegible] اردو زبان کا علم دیوبند کے علماء سے آیا ہے (براہین قاطعہ صفحہ ۲۶) بلغۃ الحیران نامی کتاب صفحہ [illegible] میں حضور علیہ السلام کو [illegible] رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶) یہ چند حوالے حاضر ہیں آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے حامل افراد مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ اور یہ عقائد رکھنے والے کافر و مرتد ہیں؟ ان کو مسلمان سمجھ کر نماز میں امام بنانا کیا کفر نہیں؟

نوٹ: اس طرح کے مزید عقائد دیکھنے ہوں تو "وہابی مذہب" اور "دیوبندی مذہب" نامی کتابیں مطالعہ فرمائیں۔

انعام / مشورہ: جن کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں اگر یہ کتب دیوبندیوں وہابیوں کی تصنیف شدہ نہ ہوں تو فی کتاب ایک ہزار روپے انعام۔ [illegible]

کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے؟

مکر اوّل:- اہلسنت کے علماء گستاخِ رسُول فرقہ کی کتب میں سیکڑوں کفریہ عبارات دِکھلاتے ہیں تب گُستاخِ رسُول فرقہ کے پیروکار کہتے ہیں کہ یہ عبارات ہمارے بزرگوں کی نہیں ہیں، بلکہ ہمارے بزرگوں کے نام سے کتابیں شیعوں نے چھاپ کر ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے ـــــــــــــ

جواب:- اگر ایسی ہی بات ہے تو کسی دیوبندی وہابی عالم کی یہ تردید تحریر میں دکھائیں کہ ان عبارات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، ان تصانیف یا ان عقائد والے کافر، مرتد، واجب القتل ہیں ـــــــــ اگر ایسی تحریر نہیں دِکھا سکتے تو جس نے یہ کتابیں تصنیف کیں ہیں یا جن کے یہ گستاخانہ عقائد ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو دُنیا میں بھی ذلیل فرمائے۔ قبر میں، میدانِ محشر میں اور آخرت میں عذابِ علیم میں مُبتلا فرمائے" کہو آمین ـــــــــ جب یہ تصانیف اور یہ عقائد تمھارے نہیں ہیں، جن کے ہیں اُن کے ہی حق میں کہو آمین ـــــــــ

مکر دوم:- تب گستاخِ رسُول دیوبندی کہتے ہیں کہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ کسی مُسلمان پر لعنت نہ کرو ـــــــــ اور جو الفاظ کہلانا چاہتے ہو وہ الفاظ لعنت کے ہیں ـــــــــ

جواب:- حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے **مُسلمان** پر لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے **مگر** گُستاخِ رسُول تو کافر مُرتد ہیں۔ اور مُرتد کو قرآنِ حکیم نے قتل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ پھر کیوں گستاخِ رسُول پر عذاب کی دعا سے کتراتے ہو؟

مکر سوم:- دراصل بات یہ ہے کہ ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے۔ حضور علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ کسی کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے۔ (اور دلیل یہ دیتے ہیں) کہ کیا

خبر وہ کب مسلمان ہو جائے ـــــــــــــــــــــــ

جواب :- حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہاں ارشاد فرمایا ہے کہ ـــــ بُرے کو بُرا نہ کہو اچھا ہو؟ ـــــ اور یہ کہاں ارشاد فرمایا ہے کہ کسی گستاخِ رسول کافر کو کافر نہ کہو؟ ـــــ اور یہ دلیل کہ کیا خبر وہ کب مسلمان ہو جائے ـــــ یہ دلیل کس اصول، کس کلیہ کے تحت دی گئی ہے؟۔ یہ کس طرح حدیث ہو سکتی ہے؟ یہ تو عقل کے بھی خلاف ہے کہ خود کافر تسلیم کر رہے ہیں کہ ہے تو کافر مگر کہو نہیں ـــــ گویا خود کافر کو کافر کہہ کر دوسروں کو کافر کہنے سے روک رہے ہیں ـــــ یہ حدیث اس لئے تو نہیں گھڑی گئی کہ حسام الحرمین میں دنیا کے جلیل القدر علماء نے ان گستاخِ رسول دیوبندیوں کے کفر میں شک کرنے تک کو کفر لکھا ہے؟ کہ کہیں اس کی روشنی میں تمام مسلمان دیوبندیوں کو کافر کہنا شروع نہ کر دیں ـــــ ان گستاخوں کو کوئی کافر نہ کہے ـــــ ممکن ہے اسی مکاری کو حدیث گھڑنی پڑی ہو ـــــ رات دن مسلمانوں کو کافر، مشرک، بدعتی کہنے والوں بلکہ اللہ ربّ العزت، اور اس کے محبوبِ اعظم کی شانِ پاک میں بڑی بڑی گالیاں لکھ لکھ کر چھاپنے، فروخت کرنے، فری تقسیم کرنیوالوں کے منہ سے یہ بات کتنی عجیب سی لگتی ہے کہ "ہم کسی کو برا نہیں کہتے" ـــــ اور خصوصاً اس کے منہ سے جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق میں سب سے افضل ذات کی شانِ پاک کے گلیئر کو برا کہنے پر گستاخِ رسول کہے کہ "ہم کسی کو برا نہیں کہتے"۔ عجیب سا لگتا ہے گویا گالیاں بکنا نبی ولی کیلئے مخصوص ہیں ـــــ اور گستاخِ رسول دیوبندیوں کو برا کہنے کا پرہیز ہے ـــــ اگر ان گستاخوں سے دریافت کیا جائے کہ پھر برائی کے خلاف انبیاء کرام نے جہاد کیوں فرمایا؟ اور تم پرہیز کرتے ہو ـــــ پھر زانی کو سنگسار ـــــ چور کے ہاتھ کاٹنے کا قرآنِ حکیم میں حکم کیوں ہے؟ ـــــ جب کہ تم کسی کو برا

کہنا بھی پسند نہیں کرتے ــــــ اور یہ کہ کافر کو بھی کافر نہ کہو" حدیث گھڑ کے بیان کرنا، یوں بھی غلط ہے کہ اللہ ربُّ العزّت نے قُلْ یعنی کہو یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ "اے کافرو" کہنے کی کیا صرف ترغیب! بلکہ اے کافرو کہنے کا حکم فرمایا ــــــ گستاخِ رسول دیوبندی بتائیں کہ اگر کافر کو کافر نہیں ــــــ تو کیا کہیں؟ ــــــ اور لفظِ کافر کس کو کہنے کا حکم ہے؟

جب کہ فقہا کے نزدیک دیوبندیوں، وہابیوں کے کچھ زیادہ ہی خیر خواہ ــــــ

صدر ضیاء الحق کا برما بودھوں کے دو ہزار سالہ پرانے بت خانے میں جا کر خواہش دمنت و مراد کی تکمیل کے لیے چالیس من وزنی گھنٹہ تین بار بجاتے اور وفد کے ارکان وزراء سے بھی حکم دیکر بجواتے ــــــ اور سونے کے بت پر پھول چڑھانے، اور پھر اُسی سونے کے بت پر سونا بھینٹ چڑھانے جیسے شرک و کفر سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کا کفر بدرجہا بدتر ہے۔

نذرِ منت کو شرک بتا کر | اپنا بھلا شکر لاتے ہیں
چالیس من منت کا گھنٹہ | مندر جا کے بجاتے ہیں
بات ہی کیا ہے، سونا تک بھی | بت کو بھینٹ چڑھاتے ہیں
ہر مومن پر، ہر مسلم پر! | شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں

انیس احمد نوری

جاہلوں سے دادِ تحسین حاصل کرنیوالی یہ دلیل کہ "کیا خبر وہ کب مسلمان ہو جائے"۔ دمن گھڑت حدیث کی طرح) بیہودہ ہے۔ اور یہ ایسی ہی دلیل ہے جیسے کوئی کہے کہ مسلمان کو مسلمان نہ کہنا چاہیے کہ کب وہ کافر ہو جائے۔ (معاذ اللہ) یا لکڑی کو لکڑی نہ کہو کب وہ جل کر راکھ ہو جائے ــــــ یا پاخانے کو پاخانہ نہ کہنا چاہیے کہ کب اس کی شکل اناج یا سبزی میں تبدیل ہو جائے یا ملک کے صدر کو صدر نہ کہا جائے کہ

۱؎ اسکا بھی ذکر انعام محمد بولتا اور جینت کے جلسے میں اس تحریکِ نعل پر بحث سے روکنا ــــــ رکاوٹ ــــــ اور یہ کو اخبار ٹائمز ــــــ تحریری ثبوت ہیں ــــــ نوٹ: اعلانیہ کفر و شرک کا اعلانیہ توبہ نامہ بھی مرتے دم تک شائع نہ ہوا

بموں کے دھماکوں میں اور میزائل سے عوام کو تباہ کرنے اور مجرمین کو منظرِ عام آنے کی رکاوٹ کے صلہ میں کب وہ عذابِ الٰہی کا شکار ہو جائے اور اُس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ چل سکے ـــــ یا نجد کے قزاقوں کو جو حاجیوں کے قافلوں کو لوٹتے اور قتل کرتے تھے اُنکو قزاق دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا خبر سلطنتِ ترکیہ کا زور اور طاقت توڑنے کی غرض سے انگریزوں کے اسلحہ اور رقم کی امداد پر وہ قزاق کسی مُلک کے بادشاہ بن بیٹھیں اور بیٹھتے ہی۔

عبادت اور انسانی رکن پر ـــ حج پر ٹیکس لگاتے ہی ہیں
نجد کے قزاقوں کی خاطر ـــ حج پر ٹیکس بتاتے ہی ہیں
قزاقوں کی شکل جو دیکھیں ـــ اپنے بڑوں کو پاتے ہی ہیں
دیو کے سازپہ نجدی مے پی ـــ شرکے نغمے گاتے ہی ہیں
ہو گا لقب ابلیس کا لیکن ـــ شیخ النجد کہلاتے ہی ہیں

معمولی سمجھ عقل رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ جو آج سونے کا کام کرتا ہے اُسے سُنار کہا جائے گا۔ اور جب بھی وہ سُنار کپڑے فروخت کرنے لگے گا اُس کو بزازی کہا جائیگا ـــــ یونہی جب تک لکڑی رہے گی لکڑی کہلائے گی اور جب جل کر راکھ ہو جائے گی راکھ کہلائے گی ـــ یونہی پاخانے کو پاخانہ کہا جائے گا۔ اور جب وہ کھاد سے اناج یا سبزی کی شکل اختیار کریگا وہ سبزی یا اناج کہلائے گا ـــــ اسی طرح جب تک ملک کی صدارت صحیح ادا کرتا رہے گا صدر کہلائے گا جونہی ملک قوم سے غداری کے صلہ میں عذابِ علیم کا شکار ہوگا۔ اُس سے عبرت لینی ہوگی ـــــ اسی طرح قزاق کو قزاق جانا جائے گا اور وہ جب قزاقوں کا بادشاہ بن بیٹھے گا اُس کو بادشاہ کہا جائے گا ـــــ اور اسی طرح آج جو شخص مسلمان ہے اُس کو مُسلمان کہا جائے گا۔ اگر معاذ اللہ وہ کبھی گستاخِ رسول فرقے کے بہکانے میں آنے سے اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کی طرح حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اپنا جیسا ـــــ یا بڑا بھائی جانے گا ـــــ یا ذرہ ناچیز سے کمتر کہے ـــــ یا چمار سے بھی ذلیل کہے ـــــ یا بدحواس جیسے قبیح الفاظوں کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں بکنے لگے ـــــ یا ان گستاخ عقائد

لے ساتھ اور عوامی کیمپ کی کوشش رہے منظرِ عام آنے سے قبل ہی اسمبلی توڑ کر وزیرِ اعظم کے اختیارات سلب

والوں کو اپنا پیشوا یا امام بنائے ــــــ ظاہر ہے اُس وقت اُس کو کافر ہی سمجھا جائے گا ــــــ اور جب بتوفیقہ تعالیٰ وہ مسلمان ہو جائے گا پھر وہ مسلمان ہی کہلائے گا ــــــ یہ ہے ان گستاخوں کے مکر ۳ کا جواب ــــــ

مکر چہارم :- یہ جو بات بات پر سُنّی حضرات کہتے ہیں کہ سُنّیوں کا یہ عقیدہ ہے ــــــ اور دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے ــــــ ایسا کیوں جبکہ ہم دیوبندی حضرات بھی تو اہلسُنّت حنفی ہی ہیں ــــــ

جواب :- اسی کتاب کے گذشتہ صفحات میں اور وہابی مذہب ، دیوبندی مذہب نامی کتابوں میں جو عقائد بیان کئے گئے ــــــ اگر وہ گستاخانہ عقائد ۱۲۰۰ھ بارہ سو ہجری تک کے سُنّیوں حنفیوں کے عقائد سے ملتے جلتے نظر آتے ہیں تو پھر وہابی دیوبندی ہی سُنّی حنفی ہیں ــــــ اور اس طرح بقیہ آج کے تمام مسلمان سُنّی حنفی کہلانے کا حق نہیں رکھتے ــــــ اور اگر وہابیہ ، دیوبندیہ کے گستاخانہ عقائد ۱۲۰۰ھ بارہ سو ہجری تک کے سُنّیوں حنفیوں سے ملتے جلتے نظر نہیں آتیں بلکہ بارہ سو سال ۱۲۰۰ھ سُنّی حنفی ، با ادب ، اور اُن کے مقابلہ پر وہابیہ دیوبندیہ بے ادب گستاخ نظر آئیں پھر گستاخِ رسُول وہابیہ دیوبندیہ کو سُنّی حنفی سمجھنا ایسا ہی ہے جیسے شراب یا پیشاب بھری بوتل پر شربت یا سرکہ کا لیبل دیکھ کر اُسے شربت یا سرکہ سمجھنا ــــــ کہ صرف لیبل لگنے سے شراب یا پیشاب ، سرکہ یا شربت نہیں بن جائے گا ــــــ

بغض ہے ان کو ہر سُنّی سے | خود کو سُنّی بتاتے رہے ہیں
خود کو سُنّی ، حنفی بتا کر | کس پہ پردہ رکھاتے رہے ہیں
جیسا موقعہ ویسا مذہب | عادت اپنی رچاتے رہے ہیں
ان کی ترقی کا یہ سبب ہے | تقیہ جھوٹ اپناتے رہے ہیں
جھوٹ تقیہ کو گر چھوڑ دیں | مذہب دیو کا گنواتے رہے ہیں

وقت کے دکھاوے پر بیٹھے ہیں — ابن الوقت کہلاتے ہیں
ان کے چکر میں جو آئے! — بندی دیو کی بناتے ہیں
خدا کی نہیں شیطان کی بندی — دیوبندی کہلاتے ہیں
دیوبندی (شیطان کی پجارن) — شرکیہ نام رکھاتے ہیں

جب گستاخ رسول کی گستاخیاں یا انکے عقائد بیان کئے جائیں تب بیان کرنے سے روکنے کیلئے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر گستاخ رسول حضرت بڑے مکر کہتے ہیں کہ،

مکر پنجم:۔ دیکھو بھائی اس قسم کی گفتگو غیبت، چغلی کہلاتی ہے

جواب:۔ اس مکر کا جواب قارئین کرام مسائل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں

مسئلہ:۔ ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے۔ اس کی ایذا رسانی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا غیبت نہیں۔ کیونکہ اسکا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کی حرکت سے واقف ہو جائیں۔ اور اس سے بچتے رہیں۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ اس نماز اور روزے سے لوگ دھوکا کھا جائیں اور مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔ **حدیث شریف** میں ارشاد فرمایا کہ تم فاجر کے ذکر سے ڈرتے ہو؟ جو خرابی کی بات اس میں ہے بیان کر دو۔ تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں اور بچیں

(درمختار، ردالمحتار)

اور ایسے شخص کا حال حاکم وقت تک پہنچانا کہ وہ اسے مناسب سزا دے — اور مسلمانوں کو اسکی ایذا رسانی سے بچائے اور یہ اپنی حرکتوں سے باز آجائے چغلی اور غیبت میں داخل نہیں —

(درمختار)

یہ حکم فاسق و فاجر کا ہے جس کے شر سے بچانے کے لئے لوگوں پر اس کی برائی کھول دینا جائز ہے۔ اور غیبت نہیں — **اب** سمجھنا چاہیے کہ بدمذہبوں، اور

ل؎ لغات میں دیو کے معنی ابلیس شیطان کے ہیں۔ اس طرح دیوبندی کے معنی شیطان کی پوجا کرنے والی۔

الہند جس بڑے بت کو پوجتے ہیں اس بت کو دیو کہتے ہیں۔ لہٰذا دیوبندی کے معنی بت کی پوجا کرنے والی ہندو رام دیو بت کو کہیں ● **دیوبندی** کہلاتے ہیں

بدعقیدہ لوگوں کا ضرر **فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے**۔ فاسق سے جو نقصان پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے۔ جو بدعقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے۔ فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بدمذہب سے تو **دین و ایمان کی بربادی کا ضرر ہے** اور بدمذہب اپنی بدمذہبی پھیلانے کیلئے نماز روزہ کی بظاہر بہت پابندی کرتے بلکہ قریہ قریہ شہر شہر اس کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ تاکہ ان کا وقار لوگوں میں قائم ہو مسلمانوں کی نگاہوں میں انہیں عزت کا مقام ملے۔ عوام الناس ان کی طرف مائل ہوں اور پھر یہ اس جال میں عوام الناس کو جال سے پھانس لیں کہ اب جو گمراہی کی بات کریں گے اس کا پورا اثر ہوگا اور لوگ آسانی سے شکار ہوجائیں گے ——

اور لطف یہ ہے کہ نماز روزہ کی تبلیغ اعلانیہ کرتے ہیں اور عقیدہ کی تبلیغ اندرون خانہ — تاکہ عوام الناس میں ان کا بھرم قائم رہے۔ حالانکہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے — عقیدہ درست ہے تو اعمال بھی مقبول، اور عقیدہ غلط ہے تو تمام اعمال مردود — تو کہنا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی بدعقیدگی اور بدمذہبی کا اظہار، فاسقوں فاجروں کے فسق و فجور کے اظہار سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے بیان میں ہرگز دریغ نہ کریں۔ اور یہ خام خیالی دل سے نکال دیں کہ کسی کی برائی کرکے ہم غیبت کے گناہ میں کیوں ملوث ہوں۔ غیبت بے شک گناہ ہے۔ مگر ایسوں کی برائی کا اظہار غیبت ہی نہیں ——

(کنز بہشتی زیور)

بلکہ گستاخ رسول کی گستاخیاں، کفر اور مکاریاں مسلمانوں پر آشکارہ کرنا فرض ہے تاکہ مسلمان گستاخ رسول کے جال میں نہ پھنس سکیں۔ کتنی عجیب سی بات ہے کہ جب گستاخ رسول فرقے کی فطرت کذب بیانی، **جھوٹ** روٹی سالن سے بڑھ کر ہو۔ دو منٹ قبل جو بات سب کے سامنے کہی ہو۔ صاف ڈھٹائی سے اس کا انکار کرنا ان کی عادت میں شامل ہو پھر وہی گستاخ رسول کی گستاخیاں کتابوں میں دکھانے یا بیان کرنے کو غیبت یا چغلی بتا کر مسلمانوں میں اپنا وقار قائم کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں ——

اس طرح گستاخ رسول کی گستاخیاں ظاہر کرنے سے روکنے والوں کے نزدیک ٹھانے یا

کچہری میں مجرموں کے خلاف مظلوموں کی فریاد بھی غیبت چغلی ہی ٹھہرے گی ____ اور اسی طرح ججوں، قاضیوں، خلفاء راشدین اور خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مظلوموں کی فریاد پر فیصلے بھی مکرو تجسم کی بنا پر چغلی غیبت کی حوصلہ افزائی ٹھہریں گے۔ معاذاللہ

ان گستاخ رسول دیوبندیوں کے ہزاروں مکروں میں سے ایک مکر بھی ایسا ہرگز کوئی بھی نہیں ثابت کر سکتا جو خبیث الاخبث نہ ہو۔ ان گستاخوں کو مکر، فریب، داؤ دھوکہ، دغا، چال چلنے سے اسقدر محبت ہے کہ خود تو کرتے ہی ہیں۔ اپنے رب کے لئے بھی قرآن پاک کے ترجمہ میں لکھنے پر بہت مُصر ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دو آیات کے ترجمے پیش خدمت ہیں، ہر آیت کا آخری ترجمہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں کا ہے فرق ملاحظہ کریں۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۠ سورۃ آل عمران آیت ۵۴

ترجمہ، اور یہود نے داؤ کیا اور اللہ نے داؤ کیا اور داؤ کرنیوالوں میں اللہ بہتر داؤ کرنیوالا ہے۔ ڈپٹی نذیر دیوبندی

" اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے ____ محمود الحسن دیوبندی

" اور وہ چال چلے اور خدا بھی چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے ____ فتح محمد جالندری دیوبندی

" اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور ____

" اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ____ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاںؒ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ سورۃ نساء آیت ۱۴۲

ترجمہ، منافقین دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دیگا۔ عاشق الٰہی میرٹھی، محمود الحسن دیوبندی

" خدا اُن کو ہی دھوکا دے رہا ہے ____ ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی

" اللہ انھیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے ____ فتح محمد جالندری دیوبندی

" وہ (اللہ) انکو فریب دے رہا ہے۔ مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی، و نواب وحید الزماں غیر مقلد

" بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں ____

" اور وہی اُن کو غافل کر کے مارے گا ____ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان

قارئین! اندازہ لگائیں کہ یہ خود کو توحید کا ٹھیکیدار سمجھتے ہوئے جب اپنے رب کو ہی مکر فریب دھوکہ دینے اور دغا کرنے چال چلنے والا لکھ سکتے ہیں پھر یہ گستاخ رسول حضور علیہ السلام کی کونسی توہین نہ کرتے ہونگے۔

مکر ششم :- جب گستاخ رسول یا گستاخ رسول کی طرف سے وکالت کرنیوالے ہر مکاری کے با دلیل جواب سے لاجواب ہوتے ہیں ـــــ اور ہر طرح سے گستاخ رسول دیوبندیوں وغیرہ کو بُرا کہنے پر مجبوری ہو جائے تو یہ گستاخ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیوں کی نشاندہی یا گرفت کرنیوالے بریلی کے علماء کو بھی ساتھ میں لپیٹ کر کہتے ہیں کہ

"اگر مجھ کو ایک دن بھی حکومت کرنے کا موقع مل جائے تو میں پہلا کام بریلویوں اور دیوبندیوں کے تمام مولویوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دوں" ـــــ

جواب :- قارئین آپ نے دیکھا کہ بات گستاخ رسول یا گستاخ رسول کے حمایتیوں سے یہ تھی کہ گستاخ رسول کے عقائد کو کفریہ کہو یا ثابت کرو کہ یہی عقائد بالاصوب کے تھے یا ان عبارات کے مصنف حضرات کا نام لیکر کہو کہ اللہ تعالیٰ ان عقائد والوں کو دنیا میں بھی ذلیل کرے اور آخرت میں بھی عذاب الیم عطا کرے ـــــ **نام** لے کر کہنا تو بہت دور کی بات ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں دینے والوں پر کوئی حرف تک نہیں آنے دیتے عجیب عجیب مکاریوں سے کام لیتے ہیں ـــــ اور اگر یہ بھی ہر طرح سے مجبور ہو بھی جائیں تب بھی گستاخ رسول دیوبندیوں میں قصداً کیا ؟ بھول سے بھی یہ کہنے والا نہیں ملیگا کہ

"اگر خدا مجھے ایک دن کیلئے بادشاہ بنادے تو میں پہلا کام یہ کروں گا کہ تمام گستاخ رسول کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دوں"

ـــــ البتہ یہ کہنے والے ہزاروں مل جائیں گے ـــــ اور ہر جگہ مل جائیں گے ـــــ کہ گستاخ رسول کی گستاخیوں کی نشاندہی کرنیوالے سُنّیوں یعنی بریلویوں کو اور دیوبندیوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولیوں سے اڑا دوں"

اور یہ بھی گستاخ رسول دیوبندیوں کو برا کہنے سے بچنے کی غرض سے یا جان چھڑانے کی مجبوری سے سُنّیوں کے ساتھ دیوبندیوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولیوں

سے اُکھاڑ دینے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں ـــــ جب کہ اصل وہی عمل ہر ہر گستاخِ رسُول کے سینے میں کروٹیں لیتا ہے۔ جو جوان کے بڑے کرتے آرہے ہیں ـــــ میرے اسلامی بھائیو! ان گستاخوں کے ہزار ہا فتنوں کی تحقیق کے بعد آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان گستاخوں کے صرف دو ہی محبوب مشغلے ہیں ایک اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب کی شانِ پاک میں ہر طرح گستاخیاں کرنا۔ اور دُوسرا مشغلہ ان کے پیٹ مشغلے میں حائل یا رُکاوٹ ڈالنے والوں کو قتل کرنا ـــــ گستاخوں کی معلومات حاصل کرنے کیلئے وہابی مذہب اور دیوبندی مذہب نامی کتابوں کو مُطالعہ فرمائیں۔ اسی طرح مولانا احمد رضا خاں قدس سرہٗ کی الاستمداد، مفتی احمد یار خاں کی جاء الحق، ارشد القادری کی زلزلہ اور تبلیغی جماعت نامی کتابوں کا مُطالعہ فرمائیں۔ ان گستاخوں کی اہلسنت و جماعت سے دُشمنی اور قتل و غارت گری پر معلومات حاصل کرنے کیلئے مفتی عبد القیوم ہزاروی کی تاریخِ نجد و حجاز مولانا محمد رمضان قادری کی تاریخِ وہابیہ، اسی طرح سامراجیت کے بھیانک سائے، تحریکِ بالاکوٹ تحریکِ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء اور ظفر علی کی چمنستان وغیرہ کا مُطالعہ کرنے ـــــ اور ایسے حوالے جات درُست پانے پر آپ خون کے آنسو رونے پر مجبُور ہو جائیں گے ـــــ اگر ان گستاخِ رسُول حضرات کی اپنی ہی تصانیف سے اقتباسات جمع کریں گے تب یہود سلام دُشمنی سے بدتر ان گستاخِ رسُول فرقے کے کارناموں پر دس ضخیم جلدیں تیار کر سکتے ہیں۔ یہاں مختصر اور بہت ہی مختصر چند اشارے اور وہ بھی صرف قتل سے متعلق تحریر کیے جاتے ہیں ـــــ

مثلاً عرب کی آبادیوں پر شب خون مار کر لاکھوں سُنّیوں کا **قتل** کر کے نجدی اہلِ عرب پر قبضہ **اور** پنجاب کے سکھوں سے جہاد کے بہانے سرحدی سُنّی مسلم آبادیوں کا **صفایا** خود بھی کیا۔ اور اپنے ساتھی ہندو راجہ رام توپچی سے بھی کرایا، اور پنجاب کے کسی سکھ کے گھر دیگچی بھی نہ آنے دی۔ اور خود سرحد کے پٹھان مُسلمانوں سے لڑتے ہوئے مارے بھی بالاکوٹ میں ہی گئے ـــــ اور وہیں پر قبریں بنی ہیں۔ جن پر آج بھی قسوار کی مٹھائیں انجینٹ چڑھائی جاتی ہیں ـــــ کیا "بالاکوٹ" لاہور یا امرتسر کی تحصیل کا نام ہے ـــ؟ ـــ ہندو توپچی راجہ رام سے بڑی بڑی مُسلم آبادیوں کو اُڑوا کر اُس کو بھاری انعامات سے نوازنا ـــــ

سرحدی مُسلم لڑکیوں اور مُسلمانوں کے مال اسباب کو زبردستی لُوٹ کر اپنی فوج میں تقسیم کرنے کے علاوہ ہزاروں سُنّی مُسلمانوں کے **قتل** سے ہاتھ رنگنا ـــ اور اس بیہودہ کارنامے کو اپنی تذکرۃ الرشید، حیاتِ طیبہ اور تواریخ عجیبہ وغیرہ میں فخریہ انداز میں بیان کرنا ـــ تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۷۰ میں خوب مزے لے کر بیان کرنا کہ اسمٰعیل شہید نے پہلا جہاد حاکم یاغستان یار محمد سے کیا ـــ ان سے کوئی دریافت کرے کہ یار محمد کس سکھ کا نام ہے ـــ؟ ـــ اور پھر جہاد کس سے بتاتے ہو؟ ـــ (مُسلمانوں سے) ـــ

مُسلم قوم سے کرنے جہاد انگریز کی خاطر جاتے ہیں

اور ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے دوران انگریز کے مخالفوں کو باغی اور انگریز کمپنی کو اپنی رحم دل سرکار بار بار ہی نہیں کہنا بلکہ چھُپ چھُپ کر بخت خاں کے ساتھیوں کو شہید کرنا ـــ اپنی اسی تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۷۴ ص ۷۵ ص ۷۹ میں انگریز کی وفاداری میں قربان ہونے اور سُنّیوں کو طرح طرح سے **قتل** (شہید) کرنے کے واقعات کو بہت ہی مزے لے کر بیان کرنا ـــ اور اس کے بعد انگریز سے مخبری کر کے لاکھوں سُنّیوں کو **پھانسی** دلوا کر اور انگریز کے دل میں وفاداری کا نقش قائم کر کے اپنے بیہودہ مذہب کے مدارس کھلوانے کیلئے راہ نکالنا ـــ یعنی مُسلمانوں میں اختلافات پیدا کرنے کی فیکٹریاں کھول کر

شمس العلماء، خاں کا، سر کا خطاب انگریز سے پاتے ہیں
مُدرّسہ، مسجد میں شرک کا سبق بدعت کا پڑھاتے ہیں
شرک بدعت کی فیکٹری کو ہر مکتب بتاتے ہیں

اور پاکستان بننے سے قبل اور بعد مُسلمانوں کے خلاف، ہندوؤں کو مجبور کا دینے والے بیانات کے ذریعہ سُنّیوں کا **قتل** یعنی ہندو بازاروں اور مُسلمانوں کے محلّوں کو آگ لگانے اور شب خون مار کر مُسلمانوں کو قتل کرتے ـــ اور یہ کانگریسی گستاخِ رسُول **دیوبندی مُلّا** تیج اخبار وغیرہ میں اس طرح کا بیان دیتے کہ اے مُسلمانوں کل قیامت میں تم حضور کو کیا مُنہ دکھاؤ گے کہ تم نے ہندوؤں کے بچّوں، بوڑھوں، اور عورتوں کو بھی۔

قتل کرنے سے نہیں چھوڑا وغیرہ وغیرہ اور ۱۹۷۰ء ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش میں غیر بنگالیوں کا جماعتِ اسلامی کے دفتروں میں لاکر سُنّیوں کا **قتل** ـــ اور اسی طرح افغانستان میں ڈبل پالیسی کے ذریعہ مجاہدین پر حملوں سے سُنّیوں کا **قتل** ـــ اور کراچی میں اسفندیار، مجید ندیم وغیرہ کے اشتعال انگیز بیانات سے شیعہ، سُنّی فسادات کراکر ـــ اور اسی طرح لاہور میں ڈاکٹر اسرار کا یزید کی تعریف میں بیان پھر قرآن پاک کی بے حرمتی کی افواہ سے شیعہ سُنّی فساد کراکر سُنّیوں کو لاہور ـــ کراچی میں **شہید** کرانے کے علاوہ ـــ پاکستان کے شہروں، قصبوں، دیہاتوں تک میں سُنّیوں ہی کا **قتل** یہ ثابت کرتا ہے کہ ان گستاخِ رسُول کے بچے بچے کی نظر صرف اور صرف سُنّیوں کو ہی قتل کرنے پر جمی رہتی ہے ـــ گو کہ اکثر بہانے یہ بناتے ہیں کہ اُس مسجد میں درُود شریف پڑھا گیا تھا اس وجہ سے **قتل ہوا ہے** ـــ

اس میں شک نہیں کہ اکثر مساجد میں بظاہر قتل درُود شریف پڑھنے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ جبکہ درُود شریف تو محض آڑ ہوتا ہے۔ **اور** اصل مقصد ان گستاخِ رسُول کا انگریزیوں کا سُنّیوں کو **قتل** کرنا ـــ اور مساجد اہلسنّت پر قبضہ کرنا ہی ہوتا ہے ـــــــــ

سوچو تو سلوٹوں سے بھری ہے تمام رُوح ◆ دیکھو تو اک شکن بھی نہیں ہے لباس میں

ہر وقت، ہر جا، ہر پہلو سے
نئے نئے فتنے اُگاتے رہیں
سُنّی ہی کو ختم کرنے کی
نئی تحریکیں چلاتے رہیں
شیعہ سُنّی کے نام سے جھگڑے
کرتے ہیں کرواتے رہیں
رائے ونڈ، جھنگ، لاہور، کراچی
قتلِ سُنّی کو کراتے رہیں
سُنّی کو جب پائیں جوابے
پرچمِ امن اُٹھاتے رہیں
مجاز پہ اہلِ سُنّت کا
قتل سے قبضہ کھاتے رہیں
سُنّی مساجد تک پہ قبضہ
مکر و فتن سے جماتے رہیں

حشر میں آگے آجائے گا
کیا کھوتے کیا پاتے رہیں

... ہی **قتل** ہو رہے ہیں۔

مکر مسلسل: اگر کفریہ عبارات کی بات ان گستاخ رسول دیوبندیوں کے مناظر عالم تک پہنچتی ہے ـــــ تب دیوبندی مناظر دیگر حیلے بازیوں سے کام نہیں لیتا ـــــ بلکہ بیباکانہ طور پر کہتا ہے کہ یہ عبارات ہمارے بزرگوں کی ہیں ـــــ ایک لفظ یا ایک حرف بھی کسی سُنّی کا اس میں شامل کردہ نہیں ـــــ **بس فرق اتنا ہے** کہ آپ حضرات یعنی سُنّی حضرات ان عبارات کو توہینی عبارات ثابت کرتے ہیں ـــــ اور ہم دیوبندی ان عبارات کو حضور صلعم کی شان میں تعریفی سمجھتے ہیں ـــــ اور ویسے بھی سُنّیوں کو خود بھی سوچنا چاہیئے کہ لتنے بڑے عالم ہو کر کیا وہ حضور صلعم کو گالی دے سکتے ہیں!؟

جواب: اگر حقیقت میں حضور علیہ السّلام کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، تمام جانوروں اور درندوں جیسا علم سمجھنا ـــــ بقول دیوبندیوں کے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ پاک میں تعریفی جملہ ہے ـــــ تو پھر کیا وجہ ہے کہ علماء اہلِ سُنّت دورانِ مناظرہ اور کتب میں وہی تعریفی جملہ خود اُنہی گلیسر یعنی جس نے حفظ الایمان نامی کتاب میں تحریر کیا ہے ـــــ اُسی اشرف علی تھانوی کی شان میں کہنے یا لکھنے کی اجازت مانگنے پر دیوبندی مولویوں کی بولتی پر صدمہ آجاتا ہے!؟ ـــــ اور کیوں چُپ سادھ لیتے ہیں ـــــ؟ ـــــ

بلکہ بارہا کا مشاہدہ ہے کہ جب بھی دیوبندیوں کے سامنے یہ کہا جاتا ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی کو کُل علم یعنی جتنا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اتنا علم تو تھا نہیں۔ رہا بعض علم تو اس میں اشرف علی تھانوی کی ہی کیا خصوصیت ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں دیوانوں، بلکہ دنیا کے ہر ہر جانور (کتے، خنزیر، پاخانے کے کیڑوں) اور درندوں کو بھی حاصل ہے ـــــ اگر نہیں ہے تو وجہ فرق بیان کیا جائے ـــــ

تب وہ غصہ سے لال پیلے ہو کر کہتے ہیں کہ لتنے بڑے عالم کو گالیاں بکتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی ـــــ؟ ـــــ اور جب اُسی اشرف علی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ پاک میں وہی گالی لکھی دکھاتے ہیں ـــــ تب کئی بار اُس عبارت کو آگے اور پیچھے سے پڑھ کر کمال بے حیائی سے کہتے

ہیں کہ حضور صلعم کی شان میں مولینا اشرف علی تھانوی نے جو الفاظ کہے اور لکھے ہیں تو تعریف کی نیت سے لکھے ہیں ــــ اگر یہ عبارت توہینی ہوتی تو کیا ایسی بات اتنے بڑے عالم کے منہ یا قلم سے نکلتی ــــ ؟ ــــ اور جب اُن سے دریافت کیا جائے کہ ابھی ذرا دیر پہلے تو یہی الفاظ اشرف علی تھانوی کے حق میں توہینی تھے ــــ اب کس وجہ سے یہ عبارت تعریفی ہو گئی ــــ ؟ ــــ رہا بڑا عالم ہونا ــــ وہ بھی بتا دیا جائے کہ وہ کتنا بڑا عالم تھا ــــ ؟ کیا شیطان سے بھی بڑا عالم تھا ــــ ؟ ــــ

سنو! سنو! اور غور سے سنو! اگر یہی عباراتی الفاظ ساری **دنیا** کے **دیوبندی** مولویوں کو کہنے کی اجازت بھی اگر **دیوبندی** مولوی دیدیں **تب بھی** یہ عبارات حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخانہ ہی کہلائیں گی، اور قرآنِ مقدس کی سیکڑوں آیات کے حکمِ کفر کی گرفت سے نہیں بچ سکتیں ــــ کہ قرآنِ حکیم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں معمولی ہلکے لفظ تک پر ــــ

وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ــــ

سورۃ بقرہ آیت ۱۰۴

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۝

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر ــــ

سورۃ توبہ آیت ۶۶

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ۝

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے ــــ

سورۃ توبہ آیت ۷۴

دیوبندیوں کی گستاخیوں کے مقابلے میں کتنی معمولی بات ہے کہ "محمد غیب کیا جانیں" ــــ کہنے پر اللہ ربُّ العزّت نے اُن کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کیا ــــ اور صاف کہہ دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اسلام لانے کے بعد ــــ حضور علیہ السّلام کے غیبی بات کہ اُونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے ــــ اس پر ایک شخص بولا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فلاں جگہ ہے، "محمد غیب کیا جانیں" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اور گستاخِ رسُول دیوبندیوں کے بزرگ سرحد کے مُسلمانوں کے قاتل اسمٰعیل دہلوی تقویۃُ الایمان میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے بھی علمِ غیب حضور علیہ السّلام کو ماننا شرک بتاتے ہیں۔ براھینِ قاطعہ میں خلیل احمد لکھتے ہیں کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے ــــ اور اشرف علی تھانوی نے حضُور علیہ السّلام کو حفظُ الایمان میں علمِ غیب ماننا بھی تو ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ ایسا علمِ غیب تو ہر بچے ہر پاگل دیوانے ہر ہر جانور اور درندوں کو بھی حاصل ہے اس میں حضُور کی کونسی خصُوصیت ہے ــــ [معاذ اللہ] ــــــــــــ

علمِ نبی کو بچوں پاگل ◆ جانور جیسا کہتے ہیں

دیوبندی عبارات کفریہ اگر دیوبندیوں کے نزدیک غیر کفریہ اور تعریفی عبارات پر مشتمل ہیں تو پھر نوے سال سے آج تک ان عبارات کو قرآنِ حکیم سے غیر کفریہ کیوں ثابت نہ کر سکے ــ؟ــ اور اگر آج تک ثابت نہ کر سکے تو اب کوئی دنیا کا دیوبندی قرآنِ حکیم سے ثابت کرے کہ ایسے الفاظ بولنے کی قرآنِ حکیم نے اجازت دی ہے ــــ

یاد رہے کہ شیطان اور شیطان کے بندے قیامت تک بھی کفریہ عقائد کو غیر کفریہ قرآنِ حکیم سے ثابت نہیں کر سکتے ــــ اور نہ اپنے عُلماء کو وہی الفاظ لکھنے کی اجازت دیں گے ــــ ہو جس سینے میں ایسا بغض پھٹ جائے تو بہتر ہے

بلکہ دنیا کا کوئی سربراہِ مُملکت، وزیر، مجسٹریٹ، کمشنر، ایس پی، صُوبیدار حتّٰی کہ سپاہی بھی خود کو علم میں پاگلوں، جانوروں، درندوں، کتوں، سُوروں جیسا یا علم میں اُن کا ہمسر کہلانا پسند نہیں کریگا ــــ بلکہ وہ حاکم جو خود بھی گستاخِ رسُول دیوبندی عقیدہ کا ہوگا وہ دیوبندی مولویوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگئیں سڑی سڑی گالیوں کو تعریف کے کلمات کہے گا ــــ مگر خود کو وہ بھی نہیں کہنے دیگا ــــ

جبکہ میرے پیارے اسلامی بھائیو! ــــ اللہ ربُّ العزت نے اپنے محبوبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ کو قرآنِ حکیم میں اپنی توحید یعنی سُورۃ اخلاص سے قبل سُورۃ لہب میں گستاخِ رسُول کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں ہی نہیں بلکہ اُس کی جورو کو بھی خوب کھری کھری سُنائی ــــ سُورۃ کوثر میں اَبتر اور اسی طرح سُورۃ نون والقلم میں گستاخِ رسُول کے دس

خبیث عیبوں، خصلتوں کی نشاندہی کر کے اور آخری عیب زنا سے پیدا ارشاد فرما کر ـــــــ گستاخ رسول کو اس طرح کہنا ایمان والوں کیلئے اخلاق قرآن، اخلاق الٰہیہ بلکہ نماز کی حالت میں اُن باتوں کا ورد، وظیفہ مقرر فرمایا ـــــ اور جیسا جیسا اللہ ربّ العزت نے ان گستاخوں کو کہا وہ کہنا ایمانی اخلاق ٹھہرا یا کہ قرآن حکیم میں ایک سورۃ کیا؟ ایک آیت بلکہ ایک لفظ بھی اخلاق سے ہٹ کر نہیں ـــــــ

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اس اخلاق الٰہیہ پر جس مسلمان نے عمل کیا بالقسم اُس نے فلاح حاصل کی اور نہ وہ ذلیل ہوا نہ رسوا ـــــ اور نہ ان شاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ السّلام کا غلام کبھی رسوا، ذلیل ہوگا ـــــ اور جس نے گستاخ رسول کو ایسا نہ سمجھا جیسا کہ اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا یعنی اخلاق الٰہیہ کو چھوڑا وہ ذلیل و رسوا ہوا ـــــ اور اسرائیل جیسوں کے ہاتھوں ذلیل ہوتا ہے گا ـــــ اور کیوں نہ ہو کہ جب اس نے اپنے گلے سے اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا پٹہ نکال پھینکا تو ظاہر ہے اس کا ابلیس کی طرح ذلیل و رسوا ہونا مقدر بنے گا ـــــــ

میرے اسلامی بھائیو! پھر یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہے کہ گستاخ رسول مرتد واجب القتل کی گرفت کرنے کے بجائے خود گستاخ رسول کی نشاندہی کرنے والوں کو بُرا کہنا ـــــ کہ دیکھو دیکھو یہ مسلمانوں میں انتشار پھیلانے والی بات کر رہا ہے ـــــ وہ کم عقل یہ بھول جاتا ہے کہ گستاخ رسول مسلمان نہیں **بلکہ** وہ مرتد، واجب القتل ہے ـــــ اور عجب کی بات یہ ہے کہ بے حس بے غیرت اُن کی مکاری میں آ بھی جاتے ہیں ـــــ اور نشاندہی کرنے والی کتاب سے نفرت کر کے خود بھی گستاخوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانو کو اپنے نبی کی محبت و غیرت عنایت فرمائے ـــــ کہ اپنے دشمن سے نبی کے دشمن کو بدتر جانیں ـــــ آمین آمین آمین

ان کے تو تو کفر گِنائیں ـــ ایک ڈو پہ بل کھاتے یہ ہیں
گویا تقیہ کفر پہ راسخ ـــ ہونا اپنا جتاتے یہ ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک اللہ احسن الخالقین اللہم بارک لہ فیہ ولا تضرہ

بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا اے اللہ اس میں برکت دے کر یہ نقصان نہ پہنچائے

اللہ رب العزت کی شانِ پاک میں گستاخی کے سبب ـــ یا انبیائے کرام خصوصاً اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم کی شانِ پاک میں گستاخی کے سبب ـــ یا گستاخانِ رسول فرقوں کے عقائد رکھنے اور اہلسنّت کے استحصال کے سبب

گستاخوں کی عبرتناک موت

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

گستاخانِ رسول کی عبرتناک موت

پر چند مختصر جھلکیاں!

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ___ آپ نے دیکھا اور سنا ہو گا کہ ___ گستاخانِ رسول کی عبرتناک موت پر گستاخِ رسول **دیوبندی** اس کی دوسری علامات مثلاً زانی ___ لوطی ___ شرابی ہونا تو سبب بتا دینا گوارا کر لیتے ہیں **مگر** بھیانک موت کا سبب ___ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی گستاخی کبھی ہرگز بیان نہیں کرتے **بلکہ** یہ کہنے والے بھانڈ تو بہت مل جائیں گے کہ فلاں جہاز کے حادثہ میں اس شخص کی جیب سے قرآن اور چشمہ بالکل صحیح سلامت رہا ___ **مگر** قارئین! آپ نے ان گستاخوں کے منہ سے یہ کبھی نہ سنا ہو گا کہ ___ "آگ کو دور سے پکڑنے والی اشیا مثلاً پلاسٹک کا چشمہ اور قرآنی کاغذ جلنے سے بچ گئے ___ **مگر** نبی کے گستاخوں کا ساتھ دینے کے سبب فلاں شخص عذاب سے نہ بچ سکا" ___ **البتہ** بربادی کے سبب یعنی سنیوں کو گستاخِ رسول بنانے کے مشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہنے والے بھی مل جائیں گے کہ ___ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مل کر ان کے بقیہ مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں ___ ولاحول ولاقوۃ

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ___ اللہ ربُّ العزت کی یہ عادتِ کریمہ ہے کہ جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یا گستاخی حتیٰ کہ دعویٰ خدائی کرتا ہے اس دوران اللہ ربُّ العزت اس پر غضب یا قہر نازل نہیں فرماتا ___ **مگر** جیسے ہی اس کے پیارے نبی یا ولی کی جناب میں کوئی بے ادبی گستاخی کرتا ہے **پھر** وہ غضبِ الٰہی سے نہیں بچ پاتا خواہ اپنے وقت کا شہزادی کیوں نہ ہو ___ محض زنا کا الزام لگنے پر ہی اس کو زمین

میں دھنسا دیا جاتا ہے ـــ چاہے اپنے وقت کا فرعون ہی ہو اسکو قصد (معرف ارادہ) قتل موسیٰ علیہ السّلام پر بھی بمعہ ساتھیوں کے غرق فرما دیتا ہے ـــــــ

اسی سُنّتِ الٰہیہ پر ـ پیشانی پڑھنے والے اللہ کے محبوب بھی عمل فرماتے نظر آتے ہیں ـ کہ کوڑا ڈالنے والی یہودی کی بیمار پرسی فرما کر ایمان کی دولت سے نوازتے ہیں ـ اسی طرح اپنے کافر مہمان کے بستر سے غلاظت کیساتھ ساتھ ہی اُسکے کفر کو بھی دھوتے نظر آتے ہیں ـــ مگر یہ سب اخلاق اُنہی سے فرماتے ہیں جس کی پیشانی میں ایمان کی دولت مُلاحظہ فرماتے ہیں ـــ ورنہ دوسروں سے ایسا اخلاق فرماتے ہیں کہ آخری نو یا دس سالوں میں اسقدر غزوے اور سریے فرمائے کہ تاریخ میں آپ ہی نمایاں نظر آتے ہیں ـــ جہیں ایک مٹھی کنکریوں سے کسی کا ہاتھ ـ کسی کی ٹانگ ـــ کسی کی ناک ـــ کسی کا کان ـ اور کسی کی آنکھ اڑا کر چلتا پھرتا اشتہار بناتے نظر آتے ہیں ـــ اور خُدا کی قسم وہ گستاخ اسی اخلاق کے مستحق تھے جب ہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اخلاق حمیدہ کو قرآن حکیم میں آپ کے رب نے خُلقِ عظیم یعنی کائنات میں آپ سے بڑھ کر کوئی بھی اخلاق والا نہیں ـــ ارشاد فرمایا ـــــــ

اور اسی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ اسلامی دشمن کے تھوکنے پر اُسکے سینے سے صرف اُترتے ہی نہیں بلکہ گردن کاٹنے سے بھی ہاتھ روک لیتے ہیں کہ اب تھوکنے کا انتقام بھی شامل ہو جائیگا ـــ اسی طرح حضرت علی کو مشرک کہنے والے خارجیوں ـ موحدوں کے مقابل چھ ماہ تک مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ خود ـ اور انکے فوجی رہے ـــ مگر اُن سے اپنی ذات کا انتقام نہ لیا ـ کہ جب ان موحدوں نے حضرت علی کے ایک فوجی کو قتل کر کے دریا بُرد کر دیا ـ اور اس قتل کا ہر خارجی موحد نے خود کو اس کا قاتل کہا ـ تب تمام کو واصل جہنم کیا ـــــــ

اور خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے فیصلے کو نبی پاک کے فیصلے پر ترجیح

دینے والے مسلمان کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گردن اُڑا دیتے ہیں ــــ جس پر اللہ تعالیٰ ــــ اور اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو فاروق اعظم کے خطاب سے نوازتے ہیں ــــ یعنی حق و باطل میں فرق فرمانے والے ــــ اور اسی پر بس نہیں فرمایا بلکہ اللہ کے محبوب نے مزید فاروق اعظم کو یہ سعادت بخشی کہ ــــ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا ــــ اگر حقیقت میں فاروق اعظم ظاہری حیات میں آج تشریف فرما ہوتے تو گستاخانِ رسول نجدی ــــ وہابی ــــ دیوبندی ــ ندوی ــ مودودی ــ اور کراچی کا عباسی ــ عثمانی ــ لاہور کا اسراری خارجی ــ اشرفعلی تھانوی ــ ہوتے نہ ان کی کفریہ عبارات ہوتیں اور نہ ان کے پیروکاروں کا دور دور تک نام و نشان ہوتا ــــ

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ــــ ہمارا رب ہم مسلمانوں پر کس قدر مہربان اور شفیق ہے کہ وہ ہر آن یہی چاہتا ہے کہ میرے پیارے بندے گستاخِ رسول ہو کر جہنم میں نہ جائیں ــــ اسی غرض سے شہروں قصبوں دیہاتوں تک میں گستاخانِ رسول کی دردناک موت مسلمانوں کو دکھا کر عبرت دلانا چاہتا ہے ــــ کہ خبردار خبردار گستاخِ رسول فرقے کی کسی بھی ٹولی میں خود کو شامل نہ کرنا ــ ہر دم ہر وقت گستاخانِ رسول کی عیاریوں ــ مکاریوں سے بچتے رہنا ــــ چنانچہ اللہ ربّ العزت کی اس سُنّتِ مُطہرہ پر آپکا انیس عمل کرتے ہوئے چند گستاخانِ رسول کی بہت ہی مختصر عبرتناک موتوں کی طرف اشارے تحریر کرتا ہے ــــ تاکہ ہمارے سُنّی بھائی یا ہماری سُنّی ماں بہنیں ان گستاخوں کی نہ تقریریں سُنیں ــــ اور نہ ان گستاخِ رسول دیوبندیوں کی کتابیں مطالعہ کریں ــــ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اپنے ایمان کیلئے حفاظت کی دعا کرنی چاہیئے کہ ان گستاخِ رسول شیطانوں کو اپنی عیاریوں مکاریوں سے گمراہ کرتے دیر نہیں لگتی ــــ **لہٰذا** اپنے دلوں سے ان گستاخوں کی محبت دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینکیں ــــ خدا کرے ایسا ہی ہو ــــ

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

عبرت ۱، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے علم شریف کو پاگلوں، جانوروں، درندوں جیسا **علم** حفظ الایمان میں لکھنے والے گستاخ رسول اشرف علی تھانوی کے عمر بھر قطروں میں بڑی مقدار سے پانی بھرا بننے دیا جس کی وجہ سے آنجہانی ہونے کے دوران اُنھیں کیڑے اور تعفن سے تمام عزیز و اقارب تک کو بلکہ اُسکے جنازے تک سے نفرت پیدا ہوئی — اللہ تعالیٰ اِس پر قادر ہے کہ اشرفعلی تھانوی کے ہاتھوں ہی زمن پیدائش "منحوس عظیم" لکھوائے — الافاضات یومیہ

عبرت ۲، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے گستاخ رسول رشید احمد گنگوہی کے آنجہانی ہونے سے کافی سال پہلے ہی اُس کی آنکھ کی بھی بینائی چھین لی — جس کے سبب عبدالحی کو چھڑی کی طرح استعمال کرنا پڑا — اور عبدالحی رشید احمد کی چھڑی مشہور ہوا — انہی ایام میں رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ میں مشہور و معروف **کوّے** کو کھانا ثواب لکھ کر دین میں فتنہ پیدا کیا — جس پر اہلسنت کے امام مولٰینا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۴۰ نے وقت و موقع کے لحاظ سے ایک ضرب المثل کو رشید احمد گنگوہی پر شعر میں چسپاں کیا۔

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے

بٹیر ہاتھ نہ آئی تو **زاغ** لے کے چلے ! کوّا

قریب آنجہانی ہونے کے — اللہ تعالیٰ نے انہی اندھی آنکھوں میں کیڑے بھی پیدا فرمائے اور گھر والوں سے بدبو برداشت کرنیکا صبر بھی چھین لیا — جس کی وجہ سے اُس کا جنازہ گھر کے باہر عام لوگوں کیلئے عبرت کا سبب بنا —

عبرت ۳، سورۃ نٓ والقلم میں گستاخ رسول کی دس خبیث خصلتوں سے آخری علامت زَنِیْمٍ ○ ذٰلِکَ کہ وہ زنا سے پیدا ہے — اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی اور آگے سزا ارشاد فرمائی کہ سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ○ قریب ہے کہ ہم اُسکی سُوَر کی

سی قوقھنی پر داغ دیں گے ـــــ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دبئی سے اہلسنّت کا بیج ہی ختم کرنے کے چیلنج کرنیوالے گستاخِ رسول غلام اللہ خان کی صورت کو اس طرح داغا کہ اسٹیج پر تقریر سے قبل ہسپتال کو بھاگنا پڑا ـ ہسپتال کے وارڈ میں جاتے ہی ـ اللہ ربُّ العزّت کے ارشاد کے مطابق اُس کی شکل سُور کی کالی قوقھنی کی طرح ہوگئی ـ زبان پیشانی کو لگ گئی ـــ دبئی کی دیوبندی عوام شکل دیکھنے سے ہی بیہوش ہوگئی ـ اور کالی حضرات دو ـ چار ـ چھ ماہ کیلئے دماغ ہی کھو بیٹھے ـــــــ

غلاظت کی طرح کینہ بھرا تھا اُس کے سینے میں

اور بیشمار دیوبندیوں کو اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کر کے ایمان کی دولت نصیب ہوئی جس کے سبب ڈاکٹروں کو میت کے صندوق پر بھی یہ لکھنا پڑا کہ کوئی صاحب اس کی شکل دیکھنے کی کوشش نہ کریں ـ مصرعہ وہ صورت تھی کہ صورت دیکھ کر منہ پھیر لیں مُردے! اور اسی وجہ سے ضیاء الحق نے شاہ احمد نورانی صدیقی کو دبئی کے ہوائی اڈے سے ہی واپس پاکستان بلالیا ـ تاکہ نورانی صاحب سے دبئی کی عوام غلام اللہ خان کی بھیانک عبرتناک موت ـــ فرش سے چھت تک بار بار اُچھلنے اور اُسی حالت میں دم نکلنے کی کیفیت نہ بیان کریں ـــــــ

عبرت ۴، سورۃ لہب کی بیان کردہ علامت گستاخِ رسول کو تباہ کرنا ـــــ

جس طرح واقعہ عبرت سے ثابت ہے کہ پہلے مدینہ منورہ کے شہر والے نے مسجد نبوی خالی کرائی. پھر چالیس فرد شیعہ مزار مبارک سے جسد نکالنے کی غرض سے کدال، پھاوڑے، تگاری لیکر مسجد کے اندر داخل ہوئے ـ اور تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ زمین پھٹی اور وہ سب اندر سما گئے ـ اور زمین کا فرش پھر ویسا ہی پہلے کی طرح آپس میں مل گیا ـ مگر عبرت کیلئے ایک شخص کے کپڑے کا کچھ حصہ باہر رہ گیا ـ جس کو دیکھ کر شیعہ حاکم کا جلال بھی ختم اور تباہی کا یقین بھی ہوا ـــــــ

احسان الٰہی ظہیر

عبرت ۵، احسان الٰہی ظہیر اپنی عادت و خصلت میں کیسا تھا! ۔۔۔ اور یہ کہ۔ احسان الٰہی ظہیر! اسلام پر احسان الٰہی ثابت ہوا! ۔ یا گستاخ رسول سے نفرت نہ کرنے والے مسلمانوں پر عذاب الٰہی! ۔۔ اور یہ کہ احسان الٰہی پر عذاب الٰہی یا قہر الٰہی کے کیا کیا اسباب تھے! ۔۔ اور یہ کہ عرب ممالک سے کبھی فرداً فرداً خود یا کبھی وفد کے نمائندوں کے لئے ۔کیس کس چالاکی سے کروڑوں ریال و دینار حاصل کرتا ۔ اور اس سرمایہ کی بھی بندربانٹ میں ہر بار نئے فن ، نئے ہنر کے مظاہرہ کی مہارت پر وہ کسقدر عبور رکھتا تھا! ۔ اس پر ایک ضخیم کتاب (جو انکے اپنے رسائل کے حوالوں سے) بھی ناکافی ہوگی ۔ لہٰذا ہم یہاں انکے اپنے مذہب کے اجتماعی ترجمان "ہفت روزہ اہلحدیث" کے صرف تین ہی اقتباس پر اکتفا کرتے ہیں ۔ البتہ اقتباسات سے پہلے قارئین کو یہ بتانا مناسب ہے کہ وہ یعنی احسان الٰہی ظہیر نجدی وہابی ممالک کی نفسیات سے بخوبی واقف تھا ۔ کہ ان نجدی ممالک کو جسقدر بھی پاکستان میں زیادہ سے زیادہ وہابی سرگرمیاں بتائی یا دکھائی جائیں ۔ یا اہلسنّت کے خلاف جس قدر بھی وہ اپنے آپکو سرگرم عمل ظاہر کریگا اُسی قدر ان نجدیوں سے زیادہ سے زیادہ ریال وغیرہ حاصل کر سکے گا ۔۔۔۔۔

اقتباس ۱، احسان الٰہی ظہیر وہ کہ جس کے متعلق خود اُس کے بزرگ اور ۔ جمعیت اہلحدیث کے پیشوا حافظ محمد گوندلوی نے فرمایا کہ ۔ "جمعیت میں دو شیطان ہیں ایک ساہیوال کا عبدالحق صدیقی ۔۔ اور دوسرا احسان الٰہی ظہیر" ۔۔۔۔۔

ہفت روزہ اہلحدیث ۱۱ جمادی ۲۸ شوال ۱۴۰۲ھ

۲، معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص جس کی دراز دستیوں ۔۔ اور زبان درازیوں کی ابتدا اپنے ہی باپ پر زیادتی سے ہوئی تھی ۔ اپنے انجام کو جلد پہنچنا چاہتا ہے ۔۔۔۔

ہفت روزہ اہلحدیث ۵ ذیقعد ۱۴۰۲ھ

۳: مولانا محمد اسحاق چیمہ نے ایک مجلس میں احسان الٰہی ظہیر کو چور، ڈاکو، خائن، بددیانت، بدمعاش اور نہ جانے کیا کچھ کہا تھا ــــــــــ

"بحوالہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ" بشکریہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ــــ گستاخِ رسول غیر مقلدین نے مارچ ۱۹۸۷ء کی کانفرنس سے چند سال قبل بھی ایک غیر مقلد کانفرنس منعقد کی تھی **مگر** وہ بھی ابتداء میں ہی اولیائے کرام کو ننگی فحش گالیوں کی وجہ سے بشکل طوفانی آندھی عذاب الٰہی کی نذر ہوگئی۔

کہ ان موذیوں کی شام ہی سے شامت آئی تھی

اور شامیانوں کے بانس ان کے حق میں قہر الٰہی ثابت ہوئے اور شامیانے کہیں سے کہیں پہنچے ــــ اور افرا تفری کے عالم میں آپس میں ہی سر پھٹول تھے ــــ اور دوسرے دن بوریوں کی بڑی تعداد میں جوتے جمع ہوئے ــــ اور اکثر لیگی اندھوں کو آندھی اُس اندھیرے میں

میرے اسلامی بھائیو! جس طرح گستاخِ رسول **دیوبندی** اپنے علماء کی دردناک موت سے عبرت نہیں پکڑتے ــــ بالکل اسی طرح گستاخِ رسول **دیوبندیوں** کے ہم عقیدہ غیر مقلد بھی عذاب الٰہی سے عبرت حاصل نہیں کرتے ــــ چنانچہ مارچ ۱۹۸۷ء کی ــــ لاکھوں روپیہ خرچ سے غیر مقلد کانفرنس کامیاب کرانے کی غرض سے مہینوں پہلے ہی سے پاکستان خصوصاً پنجاب میں شہر شہر، قصبے قصبے اہلحدیث نام سے جلسے قائم کئے چونکہ **دیوبندی** اور غیر مقلد عوام کی فطرت میں نبی و ولی کی گستاخی ہی محبوب سماعت بھی جاتی ہے لہٰذا ان جلسوں میں احسان الٰہی اور اسکے وہ ساتھی جو اسٹیج پر ہی عذاب الٰہی کے شکار ہوئے کانفرنس سے قبل کے جلسوں میں اور کانفرنس میں بھی خوب اولیائے کرام ــــ خصوصاً میاں میر اور حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح طرح سے گستاخیاں کیں ــــ اور آخری کلمات کہ ــــ اتنے عرصے سے جو میں ولیوں کے خلاف خصوصاً داتا کے خلاف بول رہا ہوں تو اُس نے میرا کیا بگاڑ لیا ــــ میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اُس میں کوئی طاقت ہے

تو میرا ہاتھ پیر توڑ کر دکھائے ۔۔۔ اس جملہ پر گلدستہ کا بم پھٹا اور یہ گستاخِ رسول تو اُسی وقت شیطان کو پیارے ہوگئے ۔۔۔ یہ کلمات اُس وڈیو میں بھی ہیں جو نجدی عربی ممالک کو دکھا کر یا سنا کر اُن سے مزید بڑی تعداد میں ریال حاصل کرنے کی غرض سے تیار کی جارہی تھی ۔۔۔ اُسمیں قہرِ الٰہی نازل ہونے سے بیس منٹ قبل ٹائم بم والا گلدستہ لاکر رکھنے والے کا چہرہ بھی ہے اس کے باوجود اس جانی دشمن کو نہیں پکڑنے دیتے کہ کہیں قاتل کا پورا گروہ منظرِ عام پر نہ آجائے ۔۔۔ جبکہ قہرِ الٰہی کے فوراً بعد حکومت نے پہلے وڈیو پر قبضہ کیا جس کی وجہ سے اُسی شب کی صبح کو اور کئی دن تک حکومت کی جانب سے اخبارات میں یہی سُرخیاں چھپتی رہیں کہ مُلزم ہماری نظر میں ہے ۔۔۔ یا ممکن ہے حکومت کو غیر مقلدوں نے اس لئے مجرمین کو گرفتار کرنے سے روکا کہ کہیں احسان الٰہی ظہیر کی دیگر فنکاریاں بحث کے دوران قاتلوں کی زبانی منظرِ عام پر نہ آجائیں ۔۔۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ضیاء الحق نے مزید اپنے ہم عقیدوں کو پھانسی پر چڑھنے سے بچایا ہو ۔۔۔ غرض کہ یہ غیر مقلد اصل مجرم کو بچا کر اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو بلیک میل کرنے کی غرض سے قتل کا خون اُسکے سر تھوپتے ہیں ۔۔۔ تو کبھی کسی اور کو قاتل ٹھہراتے ہیں ۔۔۔ اور یہ نام کے موحد یہ نہیں دیکھتے کہ ۲۳ مارچ کو بادشاہی مسجد میں نعرہ رسالت کے جواب میں مُردہ باد کہنے یا اُنکی سرپرستی کرنیوالوں کو اگر دنیا کی کچہری سزا دینے میں ناکام ہو تو پھر اُس کو اللہ تعالیٰ اپنی عدالت سے کسی دوسری ۲۳ مارچ کو سزا سُنائے ۔۔۔ اور اللہ جل شانہٗ اس پر بھی قادر ہے کہ گستاخِ رسول کو چاہے تو اس کے اپنے ہی ہم مذہب ۔۔۔ یا اس کے اپنے عزیز رشتہ دار سے ہی تباہ کرادے ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی قادر ہے کہ گستاخِ رسول تباہ شدہ کی دنیا میں اور خصوصاً اُسکے ہم مذہب نجدی گستاخوں میں احسان الٰہی ظہیر کی طرح نمائش کرائے تاکہ ان گستاخوں کو بھی عبرت ہو ۔۔۔ اور پھر اس کو احسان الٰہی ظہیر کی طرح ڈاکٹروں سے ٹکڑے ٹکڑے کرا کر بھی مارنے پر قادر ہے یعنی ۔۔۔ خود اپنی آنکھ سے اپنی بربادی کا نظارا ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ

اِس پر بھی قادر ہے کہ محفلِ میلاد یا کسی بھی اللہ کے ولی کے عرس مُبارک کو شرک بتانے والوں سے بھی احسان الٰہی ظہیر کی عبرتناک موت کی برسی منوائے اور اُن کو اپنا مُنہ بولا شرک بھی یاد نہ آنے دے ___ اور اس طرح اللہ اپنے بندوں کو گستاخی کی عبرتناک موت سے ہر سال آگاہی دلاتا ہے ___

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ___ جب گستاخانِ رسُول اپنے مُردواروں ___ (اسمٰعیل دہلوی ___ اشرفعلی تھانوی ___ رشید گنگوہی ___ عطاء اللہ احراری کانگریسی ___ شبیر احمد ___ احتشام ___ مودودی ___ مفتی محمود کانگریسی ___ حق نواز ___ مسعود نجدی ___ عبدالعزیز نجدی ___ ضیاء الحق ___ احسان الٰہی ظہیر) کی برسیوں پر لاکھوں ڈالر خرچ کر کے شرک نگلتے نظر آتے ہیں ___ اور اگر ہم اہلسنّت اپنے بزرگوں عشاقِ مصطفےٰ کا اپنی حلال کی کمائی سے عرس منائیں تو یہ بدمذہب شرک اُگلتے دکھائی سُنائی دیتے ہیں جبکہ اہلسنّت کا مسلک ہے کہ

کون کہتا ہے کہ مؤمن مر گئے ◆ قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

عبرت ۶: اللہ تعالیٰ گستاخِ رسُول کو ذلّت کی موت تو دیتا ہی ہے مگر گستاخِ رسُول کی اور اُسکی تصنیف کی تعریف کرنیوالے کو بھی عبرت کی موت دیتا ہے مثلاً گستاخِ رسُول اشرفعلی تھانوی کی تصنیف شرک اور بیحیائی کی پوٹلی ___ بہشتی زیور ___ کی تعریف کرنے والا احتشام الحق تھانوی کو غلام احمد قادیانی کی طرح بیتُ الخلاء میں مارا ___ جس کی وجہ سے اُس کے عزیز و اقارب کو اُلٹے ہاتھ میں موت کا اعلان کرنا پڑا ___

عبرت ۷: اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سکھر کے گستاخِ رسُول سے بیتُ الخلاء میں رُومال اُوپر اُٹھوایا ___ اور چند ہی منٹ بعد قدمچہ میں مُنہ کے بل گرنے سے نجاست کی چھینٹیں دُور دُور تک گئیں ___ اور اُس گستاخِ رسُول کے چیلے سب کے سامنے یہی واقعہ کرامت کے طور پر دُہرا دُہرا کر خوب ہچکیوں سے روتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ___

اللہ اللہ حضرت کا تقویٰ کہ حضرت کو معلوم تھا کہ میں مرنے والا ہوں کہیں نجاست کی

چھینٹوں سے رومال خراب نہ ہو جائے ــــ اور اس کو اوپر لٹکا کر نجاست سے بچا لیا۔

جس کرامت میں رومال کا تحفظ ہو اور اپنے منہ کو پلٹانے سے آلودہ ہونے کی خبر نہ ہو

ایسی کرامت پر لاحول ــــــــ

عبرت ۸، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حماد اللہ گستاخِ رسول کو ایسا بتیبیٔ عبرتناک عذاب اور ہلاک فرمایا کہ وُہ دو دن تک پیر کی ٹھوکر سے شکرا تا ہوا کوڑے کے ڈھیر تک لیجانے کے سلسلہ میں اس کے پیر کو فیل پا یعنی ہاتھی کے پیر کی طرح کر کے عمر بھر عذاب دیا۔ اور جس شخص کی چند منٹ کی سخت جانکنی کی حالت لوگ دیکھنا برداشت نہ کر سکیں مگر اس گستاخِ رسول کو اس سے بھی زیادہ سخت جانکنی کی کیفیت میں اللہ تعالیٰ نے تقریباً سال بھر مبتلا فرمایا۔ جس کی وجہ سے اس کے ہم عقیدہ لوگوں نے اس سے تنگ آکر اس کی دیکھ بھال سے نجات حاصل کرنے کی ایسی ترکیب نکالی کہ ــــ دور کے شہری نجدی **دیوبندی** جب اطلاع پر وہاں کی حاضری سے واپس اپنے شہر آئے تو ان میں کا ہر شخص یہی کہتا ملا کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے دفنا چکے تھے ــــ اور جب اسی دیہات والے جماعتی بھائیوں سے دریافت کیا گیا کہ دفن سے پہلے حضرت کی آپنے زیارت کی؟ ــــ تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ جب ہم وہاں پہنچے تو اسی وقت دفنا کر فارغ ہوئے تھے ــــ اور جب اس کے عزیز رشتہ داروں، محلے والوں سے دفنانے سے پہلے شکل دیکھنے کو دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی جواب میں کہا کہ جب ہم اطلاع ملتے ہی پہنچے تو ان کے لڑکے قبر پر مٹی ڈال رہے تھے ــــــــ

حماد اللہ اور پیر جوگوٹھ حماد اللہ نے پیر جو گوٹھ میں پیر سائیں پاگارہ سے ملاقات کا دن اور وقت مانگا ــ پیر سائیں نے وقت دیدیا۔

حماد اللہ جس وقت پیر گوٹھ پہنچا تو اس کے آگے آگے چھوٹے بھائیوں نے لوگوں کو پہلے سے مطلع کیا کہ حضرت جی آرہے ہیں ــ لوگوں کو اشتیاق تھا کہ دیکھیں ہاتھی کے پیر والا شخص کیسا چلتا ہے ــــ دیکھ کر عبرت حاصل کی ــــــــ

حماد اللہ نے جب پیر سائیں سے ملاقات کی تو پیر سائیں نے اپنے مخصوص اہلحق حضرت مولینا القدس علی خاں کو بلایا۔۔۔ اس وقت حماد اللہ کے خلیفہ اپنے وہابی پیر کی تعریف میں مصروف تھے۔۔۔ پیر سائیں نے حضرت مولینا القدس علی خاں سے کہا کہ آپ بھی کچھ فرمائیں۔۔۔ حضرت مولینا القدس علی خاں نے وہ حدیث سُنائی جس میں عیسائی پادری اپنے شاگردوں کے ہمراہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے مناظرہ کیلئے آیا۔۔۔ تو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے انجیل شریف کی ایک وہ آیت سُنائی۔۔۔ جسمیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ۔۔۔ اللہ زیادہ موٹے شخص کو پسند نہیں فرماتا۔ الخ۔۔۔ حدیث پاک سُن کر تمام کالے کالے موٹے موٹے وہابی مُنھ لٹکا کر رفو چکر ہو گئے۔۔۔۔۔۔

عبرت ۹، اللہ تعالیٰ نے گاندھی کی لنگوٹی کی جوں اور ہندوؤں کا زر خرید کا۔۔۔ بلکہ کانگریس کا صدر۔۔۔ پاکستان اور مسلمانوں کا کھلا دشمن اور گستاخ رسول دیوبندی عقیدے سے نیچری عقیدے کے۔۔۔ یعنی اسلام سے آزاد۔۔۔ محی الدین آزاد کی عبرتناک موت کے علاوہ ذلت کی موت لاکھوں مسلمانوں کے قاتل پنڈت نہرو کے ذانوں پر دی

عبرت ۱۰ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اولیاء اور انبیاء کرام کی شان پاک میں ہتک آمیز جملے بکنے اور لکھ لکھ کر چھاپنے والے اور پاکستان بننے سے قبل پاکستان کے مخالف مسٹر مودودی کو علاوہ اندرے سنگ ساری یعنی گردے میں پتھری اور عبرتناک موت کے امریکی یہودی نرسوں کے درمیان ہلاک کیا۔۔۔ مزید عبرت یہ کہ مودودی جماعت کے افراد نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ بڈھے کو بھی الیکشن کے وقت ہی مرنا رہ گیا تھا۔۔۔ اگر یہ اس پر الزام ہے اور یہ موت اچھی موت ہے تو ہماری دُعا ہے کہ ایسا ہی انجام۔۔۔ داتا صاحب کی کتاب کشف المحجوب میں خیانت کرنیوالے میاں محمد طفیل کا بھی ہو۔۔۔ اور قاضی حسین احمد۔۔۔ تکبیر کا صلاح الدین۔۔۔ مجیب شامی۔۔۔ ضیا شاہد الطاف حسین قریشی نجدی۔۔۔ منور حسن۔۔۔ خورشید احمد۔۔۔ لیاقت بلوچ کا بھی ہو۔۔۔ ورنہ

عبدالعزیز نجدی ۔۔۔ سعود نجدی ۔۔۔ یا اشرفعلی تھانوی ۔۔۔ غلام اللہ خان ۔۔۔ حماد اللہ ۔۔۔
یا ضیاء الحق جیسا ہی **انجام** ہو ۔ آمین ۔۔۔۔۔۔۔

یہودی ان کے ہمدم ۔ ہم سخن ۔ ہم راز ۔ ہم جولی

عبرت ۱۱ ۔ سورۂ کوثر میں ارشاد کردہ گستاخ رسول کی علامت ۔۔۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۔۔۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ۔۔۔۔۔۔۔

کہ نہ اسے ایمان نصیب ہو نہ ذکر خیر نہ برکت نہ کوئی اور بھتری نہ آخرت میں اس کی بخشش ۔۔۔ **چنانچہ** عاص بن وائل گرچہ صاحب اولاد تھا مگر رب نے اس کی اولاد کو ایمان کی توفیق دے کر عاص کو منقطع النسل بنادیا ۔ **اب بھی دیکھا** جاتا ہے کہ جن لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدگوئی گستاخی کو اپنا شعار بنالیا وہ اکثر لاولد ہو کر مرے ۔۔۔ یعنی آئندہ سلسلۂ نسب کا نہ چلنے دینے پر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا رہتا ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کو ۔۔۔ اور زلیخاں کے پہلے شوہر عزیز مصر کو نامرد کرکے ۔۔۔ اور برصغیر میں وہابی مذہب کو متعارف کرانے والا اسمٰعیل دہلوی ۔۔ رشید احمد گنگوہی ۔ تاج محمود امروٹی ۔۔۔ اور باوجود کئی بیویوں کے اشرفعلی تھانوی وغیرہ وغیرہ کو اولاد نرینہ سے محروم رکھا ۔۔۔۔۔۔

یہ تاج محمود امروٹی وہی ہیں جنہوں نے سندھی ترجمہ قرآن میں اللہ و رسول کی شان پاک میں گستاخیاں کیں ۔۔۔ یہ پیدائشی سُنی تھے مگر گستاخان رسول سے نفرت نہ کرنیکے سبب اپنا ایمان گستاخ رسول **دیوبندی** کو اخوروں کو دے بیٹھے ۔۔۔۔۔۔۔

اسی طرح اشرفعلی تھانوی بھی پیدائشی سُنی حنفی تھے مگر کوا کھانا ثواب فتاویٰ رشیدیہ میں لکھنے والے گستاخ رسول سے نفرت نہ کرنے کے سبب یہ بھی اپنا ایمان گستاخ رسول دیوبندی کوا خوروں کو کھلا بیٹھے ۔۔۔ یہ حفظ الایمان میں حضور علیہ السلام کے علم شریف کو پاگلوں ۔ جانوروں ۔۔۔ درندوں ۔۔ کی مثل لکھنے کی وجہ سے دنیا میں

جانے پہچانے جاتے ہیں ــ گزارش ہو چکا ہے پیشتر یہ ماجرا سارا ــ ایک عاشق رسول نے ان کے آنجہانی ہونے کا سن ــ مر گئے مردود جن کا فاتحہ نہ درود ــ نکالا ــ اور خود اختر فعلی نے اپنے پیدائش کا سن ــ مکہ عظیم متعارف کیا ــ
(۱۳۹۲ھ / ۱۳۱۸ء)

عبرت ۱۲، اللہ تعالیٰ اپنے ارشاد کے مطابق قرآن کی اور صاحب قرآن کی توہین کرنیوالے کو خصوصی فالج کے ذریعہ بھی ہلاک فرماتا رہا ہے ــ جس طرح اللہ جل شانہ نے نجدی وہابی عبدالعزیز کو ــ بیسوی صدی کے بلڈوزر سے گنبد خضریٰ کو گرانے پر ناکامی اور پھر خود گنبد خضریٰ پر چڑھ کر کدال مارنے پر آدھے جسم پر شدید مخصوص فالج کی مار ماری ــ کہ امریکہ تک بھی اُس کے فالج سے کانا پن دور کرنے میں ناکام رہا ــ جس کی وجہ سے اُس کانے نجدی وہابی کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے تمام گستاخ رسول نجدی حتیٰ کہ معلم تک اس کے ذلت کے مرنے کے بعد بھی پچیس تیس سال فرضی کانے بن کر نجدی وہابی توحید کا عملی نمونہ بنے رہے ــ اور ایک آنکھ بند رکھتے رہنے میں اس سے بھی زائد عرصے رہے ــ البتہ عبدالعزیز کی طرح ہاتھ ٹانگ خوشنودی کی خاطر کسی نے ضائع نہیں کی ــ صرف ایک آنکھ بند کر کے ہی اس سے عقیدت کا ... اور اللہ ایک کا اعلان کرتے رہے ــ ایسی اجتماعی عقیدت پر سو بار لاحول ــ

عبرت ۱۳، یونہی اللہ تعالیٰ نے کالے مُفت کے مفتی عبدالحکیم گستاخ رسول کو پہلے کئی بار ــ اور کئی کئی ماہ تک سکھر و کراچی میں لقوے کی مار مار کر سورۃ نون والقلم کہ سَنَسِمُهٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ــ یعنی قریب ہے کہ ہم اُس کی سور کی سی تھوتنی پر داغ دیں گے۔ جس کی وجہ سے اُس کے اپنوں کو بھی عرصہ دراز تک ملاقات تک سے روکا گیا ــ اور پھر اس کو دل پر فالج سے ہلاک کیا ــ اور اس کی بھیانک موت سے عوام کو عبرت حاصل نہ ہو فوراً کراچی ہی میں دبا دیا ــ

عبرت ۱۴، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہندوؤں کے اشاروں پر گھومنے والے

کانگریسی بلکہ سوشل ازم کو اسلامی سوشل ازم کا پیوند لگانے والے گستاخِ رسول فرقہ دیوبندی عقیدے کے مفتی محمود کو بیٹھے بیٹھے ہی اچانک ہلاک کیا ـــ اور توبہ استغفار کا بھی موقعہ دیا ـــ اور اللہ تعالیٰ اِس پر بھی قادر ہے کہ گستاخِ رسول فرقے کے لیڈر کانگریسی مُلّے مفتی محمود کو قبر میں دبانے سے قبل ـــ وہابی ضیاء الحق کے ذریعہ ۔ دہشت ناک توپ کے گولوں کی آواز سے اُس کو اذیت دلائے ـــــــ

دلِ نجدی کی شلوار ٹخنوں تک نہیں آتی ◆ فراقِ قوم میں گُھل گُھل کے ہو گئے ہاتھی

عبرت ۱۵ ۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی قادر ہے کہ تمام دُنیا کے مُسلمانوں کو مشرک کہہ کر لاکھوں سُنیوں کا بے دردی سے قتل کر کے حجازِ مقدس پر قبضہ کرنے والے نجدی، وہابی عبد العزیز ـ سعود ـ فیصل ـ خالد ـ وغیرہ وغیرہ کی طرح ہر اس گستاخِ رسول کو ہلاک فرمائے جو پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ کو ڈھانے اور آپ کے جسدِ مبارک کو کسی دور جگہ منتقل کرنے کی خبر چھاپنے کا حکم دے ـ اور جب عالمِ اسلام میں احتجاج ـ شور و غل دب جائے تب اچانک عملدرآمد کا حکم نافذ کرے ـــ مگر اللہ تعالیٰ ان حکم نافذ کرنے والوں کو بھی اُن کے اپنوں سے ہی تباہ یعنی ہلاک کرائے ـ گویا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ اعظم کو اذیت دینے سے قبل ہی گستاخِ رسول خواہ بادشاہ ہی ہو اس کو ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ اور اس پر بھی قادر ہے کہ گستاخِ رسول خود کو شیخ النجد فخریہ کہلائیں ـــ جس کے معنٰی ہیں ابلیس ـ شیطان مردود ــــــــ

دیوبند کے ساز پہ نجدی سے ہیں ـــ شرک کے نغمے ـ گاتے ہیں
عبادت اور اسلامی رُکن پہ ـــ حج پر ٹیکس لگاتے ہیں
نجد کے قذاقوں کی خاطر ـــ حج پہ ٹیکس بتاتے ہیں
قذاقوں کی شکل جو دیکھیں ـــ اپنے بڑوں کو ـ پاتے ہیں
ہوگا لقب ابلیس کا لیکن
شیخ النجد کہلاتے ہیں

ضیاءُ الحق کی عبرتناک موت کے وجوہات

یوں تو غیر معروف گستاخانِ رسُول حضرات کی عبرتناک موتوں پر ایک ضخیم کتاب مُرتب کی جاسکتی ہے مگر قارئین ہم نے یہاں صرف اُن چند گستاخوں کی عبرتناک موتوں کا ذکر کیا ہے جو اکثر دنیائے وہابیت میں جانے پہچانے جاتے ہیں ______ اور اب عشاقانِ ضیاء الحق اپنے دل پر پتھر رکھ کر انتہائی سنجیدگی سے ___ اُس کی عبرتناک موت کے چند وجوہات مُلاحظہ فرمائیں ______ اللہ تعالیٰ عبرت کی توفیق عطا فرمائے آمین ___

کانگریسی ضیاء الحق صاحب نے اپنے دورِ حکومت میں دو کانفرنسیں کیں ___ ایک ایشائی مُسلم کانفرنس ___ اور دوسری نظریہ پاکستان کانفرنس ____ ہر دو کانفرنسوں میں صرف اور صرف کانگریسی وہابیوں کو ہی مُلک اور بیرونِ ملک سے مدعو کیا گیا جس نظریہ پاکستان کانفرنس کے کانگریسیوں کے سردار اسعد مدنی مہمانِ خصوصی تھے ___ اس کانفرنس میں کانگریسیوں نے پاکستان کے خلاف خوب زہر اگلا جس پر پردہ بھی ڈالا گیا ___ اور پاکستان کے خلاف زہر اُگلنے والا کانگریسی اسعد مدنی سال میں دو دو بار بھی ضیاء الحق کے گھر کافی عرصہ مہمان رہا ______

ہندوستان میں ______ اکثر مقامات پر مُسلمانوں کا باقاعدہ منصوبے کے تحت قتلِ عام ہوا ___ گھروں کو آگ لگائی جاتی رہی ___ دورانِ نماز عید نمازیوں پر سُور چھوڑے گئے ___ مُرادآباد کی مُسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا گیا ___ آسام میں ہزارہا مُسلمانوں کی سڑکوں پر نعشیں کوڑے کرکٹ کی طرح بکھیری گئیں ___ اس دوران پاکستان میں احتجاجاً ہڑتالوں کا سلسلہ قائم ہوا ___ عوام اور صحافیوں کا دباؤ اور مُطالبے ہر بار ضیاء الحق سے یہ ہوئے کہ ہندوستان کو کچھ کہیں ___ مگر ضیاء الحق ہر بار اپنا یہی

کردہ جملہ دوہراتے کہ ہم ہندوستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔
جبکہ قارئین! ـــ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سترہ سالہ ہو کر سینکڑوں میل دور سے
صرف ایک عورت کی رہائی کیلئے اس وقت کا پورا سندھ فتح کر ڈالا ـــ

ہندوستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کا بہانہ بنانے والا
بزدل ـ جب اندرا ہلاک ہوئی تو نہ صرف ہندوستان کے اندر ـ بلکہ فوراً ہی مُشرکہ کی
تقریب میں شامل نظر آیا ـــ کیا کافر کسی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟ ـــ

سیاچن گلیشیر جو شاہراہ ریشم پر واقع ہے پندرہ سو مربع میل بالکل خاموشی سے
ہندوستان کو کس نے نوازا؟ اگر پہلی مرتبہ علامہ شاہ احمد نورانی ہندوستان کو پاکستان کا
فوجی اہمیت کا علاقہ نوازنے پر سے پردہ نہ اُٹھاتے تو آج تک پردہ ہی پڑا رہتا ـــ

جانداروں کی مصوری کو اسلامی ثقافت کا نام دینے والے ـ مجسمہ سازی ـ اور
اس کے فروغ کی سرپرستی کرنے والے ضیاء الحق جب فلموں کے ہیرو ہیروئن کے درمیان اُن
کے مسائل حل کرنے بیٹھتے ـ تو بابرہ شریف یہ کہتی کہ "ضیاء الحق صاحب کی حکومت
آنے پر ہم یہ سمجھے تھے کہ اب ہمیں برقعہ پہننا پڑیگا ـ مگر ایسا نہیں ہوا" ـ اس کے
جواب میں ضیاء الحق صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بابرہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ
بابرہ صاحبہ میں کوئی مُسلمان نہیں ہوں ـــ جس پر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ نے ایک مضمون
اخبارات کے اقتباسات جمع کر کے لکھا ـ اس مضمون کی سرخی تھی کہ ـــ

ضیاء صاحب کافر ہے

ضیاء الحق صاحب کو ڈرامے بازی اور اداکاری سے اس قدر لگاؤ تھا کہ گھریلو
تقاریب میں بھی بھارتی اداکار شترو گھن سنہا ٹیلیویژن پر اکثر دیکھا گیا ـــ چنانچہ
روزنامہ نوائے وقت ملتان ۲۰ اگست ۱۹۸۸ء کے کالم "سرِ راہ" میں لکھا ہوا ہے کہ ـــ
ضیاء الحق ـــ رندانِ بلانوش اور زاہدانِ تنگ نظر سے اُن کے یکساں تعلقات تھے

مولانا محمد مالک کاندھلوی (کانگریسی دیوبندی وہابی) مولانا ظفر احمد انصاری (دیوبندی وہابی) اور مولانا سعید احمد اکبر آبادی (کانگریسی دیوبندی وہابی) سے ہی ان کے گہرے تعلقات نہیں تھے بلکہ ملکۂ ترنم نور جہاں۔ اور بھارتی اداکار شترو گھن سنہا کو بھی صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے خصوصی تعلقات کا ادعا تھا۔ اور حق یہ ہے کہ صدر صاحب اس بُعد المشرقین کی پرواہ کئے بغیر دونوں طرف کے تعلقات عمدگی سے نبھانے کا فن جانتے تھے۔ رات کا کھانا۔ صبح کی سیر۔ سرکاری اور نجی مصروفیات۔ نماز پنجگانہ۔ اخبارات و رسائل کے مطالعہ کے وقت کے علاوہ ٹی وی کے ڈرامے۔ نیلام گھر۔ اور بھارتی اداکاروں کی فلمیں دیکھنے کیلئے ان کے پاس کچھ نہ کچھ وقت ضرور ہوتا تھا (بشکریہ کتاب ثبوت حاضر ہے بعد نماز جنازہ)۔

نوجوانوں کو نوجوانوں کو پاپ میوزک۔ ڈسکو ناچ۔ مراثی کھیلوں میں مست۔ ڈالو گری بذریعہ ٹیلی ویژن۔ اغوا برائے تعاون۔ دہشت گرد اور ہیروئنچی کس نے بنائے؟۔ اگر مذکورہ اور وی سی آر کی لعنت سے ضیاء الحق نے متعارف نہیں کرایا۔ تو کہو متعارف اور قوم کو اس راستہ پر لگانے والے۔ اور اس کو امیر المومنین کا خطاب دینے والے گروہ پر خدا کی۔ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہو۔ یقیناً گستاخ رسول کانگریسی وہابی دیوبندی۔ مودودی بھی ہرگز نہیں کہیں گے۔

کانگریسیوں امریکہ نوازوں کی تربیت چور دروازے سے ملک پر قبضہ جمانے۔ علمائے اہلسنت کو پارہ پارہ کرنے والے ضیاء الحق صاحب نے جہاں مسلمانوں میں ہیروئن سے۔ وی سی آر کی لعنت سے۔ کلاشن کوف کلچر سے۔ ہتھوڑا گروپ سے۔ بموں کے دھماکوں سے۔ دہشت گردوں سے۔ اغوا برائے تاوان سے۔ اپنے ریفرنڈم کو کامیاب کرنے کی غرض سے برطانیہ سے بلا کر بہن بھائی نادیہ حسن زوہیب کے آمنے سامنے عشقیہ گانوں سے متعارف کرایا۔ وہاں آئندہ کانگریسی وہابی امریکی نواز حکومت کیلئے بھی

راہ ہموار۔۔۔ اور اس کے لئے عوام کی تسلی کو تین جملے بھی عنایت کئے۔ کہ دنیا میں کہیں بھی ہندو، عیسائی، یہودی۔ اگر مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ بھی ڈھائیں۔۔۔ اوّل تو چپ کا روزہ رکھو۔۔۔ اور اگر عوام میں بہت ہی بے چینی پیدا ہو جائے۔۔۔ اور عوام بے حس حکومت کی خاموشی سے نفرت کرنے لگے۔۔۔ تو صرف اور صرف عوام کی تسلی کو خبروں میں یہ سنوا دو کہ

(۱) وزیر خارجہ کے۔۔۔ سیکرٹری کے۔۔۔ ترجمان نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔۔۔

(۲) ہم کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اور اسی طرح اپنے ملک میں جو زیادتی مسلسل روا رکھنی مقصود ہو تو عوام کی تسلی کو صرف خبروں میں یہ سنوا دیا جائے کہ۔۔۔۔۔۔

(۳) حکومت نے۔۔۔۔۔۔ زیادتی کو ختم کرنے کا تجزیہ کر لیا ہے۔۔۔۔۔۔

ضیاء الحق کا ریفرنڈم

ضیاء الحق نے آئندہ کا اگر یہ بھی بانی۔۔۔ امریکہ نواز حکومتیں ہی اقتدار میں آ کر ہیں۔۔۔ ریفرنڈم کرا کر تربیت دی۔۔۔ جس پر یہود و نصاریٰ کی عیاریوں، مکاریوں، دھاندلیوں، من مانیوں نے بھی خم ٹھونک کر گا لیا۔۔۔ جس کا ملک اور بیرون ملک خوب چرچہ ہے اور رہے گا۔۔۔ عوام سے دریافت یہ کرنا تھا کہ۔۔۔ تم ضیاء الحق کی حکومت چاہتے ہو یا نہیں؟۔۔۔ مگر دریافت یہ کیا کہ۔۔۔ تم اسلام چاہتے ہو یا نہیں؟۔۔۔ اسلام کے فدائیوں سے پانچ پانچ سو ووٹ۔۔۔ حتیٰ کہ مُردوں تک کے اسلام کو ووٹ دلائے۔۔۔ پھر بھی پاکستان کا ڈکٹیٹر صدر خدا معلوم کس سے آخر تک مطالبہ ہی کرتا رہا۔۔۔ اخبارات کی شہ سرخیاں ہی چھپتی رہیں

"اس ملک میں اسلامی نظام نافذ ہونا چاہئیے" صدر ضیاء الحق

نظام مصطفےٰ کیلئے اس سے بھی بدتر کردار ان کے منہ بولے بیٹے کا ہے۔۔۔۔۔۔

□ اللہ ہدایت دے آمین □

وہ قصے اور ہونگے جن کو سن کر نیند آتی ہے ◆ تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سن کر داستاں اپنی

اہلسنّت کا استحصال

دیوبند طرز کے پانچ مدارس ـــــ اور ہر مدرسہ کی عمارت ہی کی تعمیر پر اربوں روپیہ صَرف ہوئے ـــــ مزید دیگر وہابی دیوبندی مدارس کو ساٹھ ساٹھ لاکھ روپیہ کے پلانٹ کمپیوٹر پریس ـــــ اور کروڑوں روپیہ کی وسیع زمینی پلاٹ بھی کئی وہابی تنظیموں کو دیئے ـــــ حتیٰ کہ سکھر کا ایک وسیع باغ ـــ غازی عبدالرشید باغ بھی اُسی جماعت کے فرد کو دیا جس مودودی جماعت کو ملکی اور غیر ملکی اربوں بلکہ کھربوں روپیہ افغان مہاجرین کی مدد کے نام پر ضیاء الحق نے دیئے ـــ اور باغ پر وہابیت مودودیت کی ترویج واشاعت کے لئے عمارت کی تعمیر کو کروڑوں روپیہ مزید دیئے ـــ جو بغیر تعمیر ـ بغیر ڈکار کے ہضم ـــــــــــ

جہاں مذکورہ کارنامے وہابی خصلت کی وجہ سے ضیاء الحق نے انجام دیئے ـ وہاں وہابیت کی فروغ کیلئے وہابیوں کو مساجدِ اہلسنّت پر قبضے کے علاوہ ایسی جرأت بھی دی کہ اُسی کے دور میں ملتان وکراچی وغیرہ سے سینکڑوں سال پرانے اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کی شان پاک میں سڑی سڑی گالیاں تحریری اشتہاروں اور پمفلٹوں کی بارشیں ہوئیں ـــ جن میں اکثر عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلسے جلوس نہ نکلے اور دُرود شریف پڑھنا بند کرنے پر زور رہتا ـــ اور بند نہ کرنیوالوں کو نہ صرف دھمکیاں بلکہ اہلسنّت کا قتل روزمرّہ کا معمول بنا ـــــــــــ

ضیاء سول حکومت میں اہلسنّت کا استحصال

ضیاء الحق نے عوام پر احسان کرتے ہوئے اہلسنّت کے استحصال کی غرض سے خالص کانگریسی نوماہ کیلئے سول حکومت نام کی قائم کی ـ جس محکمہ کی سب سے اونچی کرسی پر وہابی مودودی نہیں ـــ وہاں وہابی مودودی کو مسلط کیا جائے ـــ خصوصاً وزارتِ حج واوقاف مذہبی امور ـ وزارتِ اطلاعات ونشریات ـــ پر مودودیوں وہابیوں کو ایسا مسلط کیا کہ آجتک امرکی زیادتیوں، اور

سعودی یاتریوں پر پردہ اور اہلسنت کے خلاف غلط پروپیگنڈہ معمول بن گیا۔ چارٹس موبلوں کے ہر سرکاری ٹیلی ویژن پروگراموں پر خصوصاً تمام مذہبی پروگراموں خواہ الکتاب ہو۔ تفہیم القرآن ہو۔ یا ضابطہ حیات ہو۔ حتی کہ میزبان و مہمان تک مودودی وہابی ہی مسلط ہیں۔ سیاسی موضوع پر آمنے سامنے گفتگو بھی وہابی امریکی نواز۔ حکومت کے صدر اور وزیر اعظم اور دیگر وزراء اور اُن کے مشیر تک خالص مودودی وہابی ہی آج تک مقرر ہوتے ہیں۔

لٹریچر کے ذریعہ اہلسنت کا استحصال

ضیاء الحق نے جہاں اسکول کالج وغیرہ کے نصاب میں وہابیت۔ اور مودودیت شامل کی۔ وہاں فوج میں لائبریریوں کا ایسا انتظام قائم کیا۔ جس میں خالص وہابیوں۔ مودودیوں۔ کانگریسی کتب کی ہی بھرمار کی اور جاری ہے۔ اور یہ کہ ایک محکمہ اس کام پر مقرر کیا کہ فوج کی کسی یونٹ کو یا حکومت کے کسی بھی محکمہ کی لائبریری کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو پہلے اسلام آباد سے اجازت لے چنانچہ مطلوبہ کتب کی فہرست میں کسی بھی سُنی کی کتاب وہ محکمہ دیکھتا ہے تو اُس کتاب پر کراس × کا نشان لگا کر فہرست میں مزید وہابیوں مودودیوں کی کتب کے نام لکھ دیتا ہے کہ یہ کتب خرید سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو عدلیہ کے ذریعہ لائبریریوں پر چھاپے اور فوج کے ہر بڑے افسر کی اپنی نجی کتب کا معائنہ کر سکتے ہیں کہ بڑے افسران کو وہابی اردو۔ انگریزی اور عربی کتب کے بنڈل فری سپلائی ہوتے ہیں [1]۔ کوئی تو بات ہے جو فوج کے افسران کانگریس کے صدر ابو الکلام آزاد نظریہ کے دیوانہ ہو گئے۔ اور اسکو ہندوؤں کا پٹھو کہنے کے بجائے اُس کی فرضی کرامتیں ازبر ہو گئیں۔ کانگریسی کر دار کس چڑیا کا نام ہے؟!

دشمن کے دوست، دوست کے دشمن ہیں بے سبب
دیکھو وہابیوں کی یہ عادت عجیب ہے

[1] وہابیت کی اشاعت میں روٹری کلب راولپنڈی کے ذریعہ حکومت کا کونسا ادارہ مُنگیوں کو وہابی بنا رہا ہے؟!

پروفیسرز لیکچرارز مساجدِ اہلسنّت کا استحصال

پاکستان کے کئی شہروں کے علاوہ راولپنڈی اور اسلام آباد کی کثیر مساجدِ اہلسنّت بڑی بے دردی سے چھین کر وہابیوں میں تقسیم کیں۔۔۔ اور وہاں کے کالجوں یونیورسٹیوں سے سینکڑوں پروفیسرں اور لیکچرارز کو نکالا۔۔۔ جب کوئی وجہ نکالنے کی نہ بنا سکے۔۔۔ تب صرف یہ بہانہ بنایا کہ اس کا نام غلام مصطفٰے ہے۔۔۔ اور اس کا یہ نام ہے۔۔۔ اور اس کا یہ۔۔۔۔۔۔

اہلسنّت کا ترجمۂ قرآن کنزالایمان

دو ہفتوں سے بھی کم مدت میں عرب امارات اور سعودیہ کے ضیاء الحق نے تین چکر لگائے۔۔۔ تب سعودیہ نے کنزالایمان پر پابندی کی خبر اخبارات کو دی۔۔۔ اور سرِ راہ روڈ پر اہلسنّت کا ترجمۂ قرآن کنزالایمان (ایمان کا خزانہ) کو آگ لگاتے اخبارات میں دکھایا گیا۔۔۔ مولینا عبدالستار خاں نیازی نے ترجمہ کس کا بہتر ہے سیمنار کرنیکا کئی صفحات پر ضیاء الحق کو نوٹس دیا۔۔۔ مگر اس موضوع پر ضیاء چپ کا روزہ رکھے ہے جس سے ان کا پاکستان میں اہلسنّت کا ترجمۂ قرآن کنزالایمان پر پابندی کا منصوبہ۔۔۔ خاک میں مل گیا کہ کہیں وہابی دیوبندی ترجمۂ قرآن کی بے ادبیاں گستاخیاں اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام کی شان پاک میں کفریہ کلمات منظرِ عام پر نہ آجائیں۔۔۔۔۔ تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب "اتحاد بین المسلمین"۔۔۔ اور "قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی"

خدا کا مکر۔۔۔ فریب اور داؤ ۔۔۔ کرنا۔۔۔ لکھنے۔۔۔ لگاتے ہیں
عاصی گمراہ بھٹکنا نبی کو ۔۔۔ بے خبر رب کو بتاتے ہیں
ولی۔ نبی پہ۔۔۔ بتوں کی آیت ۔۔۔ چسپا کرتے۔۔۔ کراتے ہیں
سُنّی ترجمہ۔۔۔ کنزالایماں ۔۔۔ بند نجدی سے کراتے ہیں
پاک ہے ہر گستاخی سے یوں
پڑھنا شرک ٹھہراتے ہیں

اہلسنت کا سیاسی استحصال

شیعہ اور مودودی قیادت میں ایک ایسی لسانی تنظیم قائم کی جس کے رد عمل میں اور بھی الطاف حسین کو امریکہ سے بلوا کر کئی لسانی تنظیموں کا وجود قائم ہوا۔۔۔۔
ضیاع کی مارشل لا نے اس سے ایسی چشم پوشی کی کہ جہاں جلائے۔۔۔ سوسو پچاس پچاس کلاشن کوف بردار افراد اُسکے محافظ تھے۔۔۔ ضیاع الحق دور کے دوسرے تیسرے بلدیہ الیکشن سے قبل اور الیکشن کے دوران مودودی جماعت کے دہشت گرد اس شیعہ تنظیم (ایم کیو ایم) میں بڑی تعداد میں شامل ہو گئے۔۔۔ اس طرح اہلسنت کو کچلنے کے لئے شیعہ اور وہابی اس تنظیم دو آتشہ کے حلقہ وار لیڈر بن گئے۔۔۔ اور اہلسنت کے نوجوانوں سے صرف ٹھپہ لگانے والا کام لیتے رہے۔۔۔ اس تنظیم کے قائم کرنے کا اصل مقصد صرف اور صرف یہ کہ الیکشن میں دہشت گرد غنڈے ہی کامیاب ہو جائیں۔ مگر کوئی اہلسنت کا عالم تک بھی کامیاب نہ ہونے پائے۔۔۔ تاکہ پاکستان کو وہابی مودودی اسٹیٹ بنانے میں زیادہ رکاوٹ پیدا نہ ہو۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ سنی آبادی سے قومی اور صوبائی الیکشن میں صرف شیعوں اور مودودیوں کو ہی ٹکٹ دیا اور کامیاب بھی کرایا۔۔۔ کراچی کا میئر فاروق ستار کیا مودودی نہیں ہے!۔۔۔ اسی طرح دیگر لیڈر عامر خاں۔۔۔ آفاق احمد۔۔۔ بدر اقبال کیا مودودی نہیں ہیں!۔۔۔ اور جب خود اُن کی اپنی جانوں کو خطرہ پیدا ہوا تو انہوں نے منصورہ اور میاں محمد طفیل مودودی کے ہاں کیا پناہ نہیں لی!۔۔۔ کیا شہباز شریف کے ہاں بھی پناہ نہیں لی!۔

دوسری وجہ

وہابی۔۔۔ مودودی۔۔۔ ضیاع حکمت یہ کہ لسانی جماعتوں میں جب بھی جنگ ہو تو سنیوں کو سنیوں سے ہی ختم کرایا جائے، دو آتشہ شیعہ اور مودودی لیڈروں کے حکم سے مہاجر سنی۔۔۔ پنجابی سنیوں کو۔۔۔ سندھی سنی! مہاجر سنیوں کو نشانہ بنائیں۔۔۔ تحفظ کے نام پر گلیوں کے سرے والے پر

سینکڑوں بلکہ ہزاروں گیٹ بنائے گئے — اور اُن سے کام یہ لیا گیا کہ جس جس سُنّی جوان — مَردوں یا عورتوں کو گھروں سے اٹھانا مقصود ہو — گیٹ بند کر کے گھروں سے یہ ذو آتشہ تنظیم لے اٹھوالے — اور پھر عقوبت خانوں — ٹارچر سیلوں میں لے جا کر جو چاہا کر لیا جائے — یہی وجہ ہے اس تمام عرصہ کسی وہابی — کسی مودودی — یا کسی شیعہ کے خراش تک نہیں آئی — اور اگر اتنے عرصہ میں کوئی مودودی زخمی ہوا ہے تو وہ ذاتی نوعیت کی رنجش ظاہر ہوئی — مگر اتنے بڑے عرصہ میں کوئی شیعہ ایم کیو ایم کا نشانہ نہیں بنا بلکہ یہ تو ہوا کہ محرم الحرام کے شیعہ جلوسوں کی حفاظت خود ایم کیو ایم کے اسلحہ بردار سُنّیوں سے کرائی گئی —

تیسری وجہ

تیسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ — ہندو کانگریسی وہابی نظریہ میں کہ — "قوم وطن سے بنتی ہے" — اور تمام مسلمانوں کے نظریہ میں یہ ہے کہ قوم مذہب سے بنتی ہے — یعنی تمام دنیا کے مسلمان ایک قوم کی حیثیت رکھتے ہیں جس پر علامہ اقبال نے اسعد مدنی کے باپ حسین احمد مدنیؒ سے مقابلہ کیا — اور اس پر کئی اشعار بھی رہائی کہیں مگر آج تک کانگریسی وہابیوں نے اسلام اور علامہ اقبال کے نظریہ کو نہیں تسلیم کیا — ممکن ہے اسی وجہ سے ضیاء الحق کے اکثر — خصوصی مہمان کانگریسی اسعد مدنی اور اس کے کانگریسی باپ حسین احمد مدنی کی بات کو صحیح ثابت کرنے کی غرض سے پاکستان میں لسانی تنظیم قائم کی — تاکہ اس کے ردِ عمل میں مزید چار اور دیگر تنظیمیں بھی قائم ہوں — پھر پانچ قومیتوں کا نعرہ بلند ہو — جس پر مولوی الطاف حسین نے پانچویں قومیت کا نعرہ بلند کیا —

لہ آپ ہندوؤں کے زرخرید — پاکستان کے مخالف اور کانگریس کے اہم عہدہ پر آخر عمر تک رہے — آپ کو مدنی اس نسبت سے کہا جاتا ہے کہ ضلع فیض آباد ٹانڈہ کے محلے مدان پورہ میں کچھ عرصے قیام رہا — کانگریسی وابستہ مسلمان لوگوں کے ہاں مدنی رکھتے ہیں۔ — آپکی تصنیف نگی نام شہاب ثاقب ▭ ۱۲ منہ

اس طرح علامہ اقبال کے نظریہ کا عملی رد سب کے سامنے آ گئے ــــــــ

خادمِ اہلسنّت کی نظر میں صرف اہلسنّت کا استحصال ہی ضیاء ع حکمت معلوم ہوتی ہے ــــ یہ الگ بات ہے کہ ایک تیر سے کئی شکار مطلوب یا محبوب ہوں ــ

پکّا قلعہ حیدرآباد

جس آبادی کے عوام اہلسنّت اور علامہ شاہ احمد نورانی کے فدائی تھے ــ اُن کو لسانی دو آتشہ تنظیم میں لانے کے لئے ایسا حربہ استعمال کیا ــ "لگا کے آگ چلے آپ ہی بجھانے کو" ــ کی خاطر پروپیگنڈہ اور متاثرین کے اثر و تاثیر پر مشتمل وڈیو فلم تیار کی جس سے ثابت ہو کہ دہشت گرد بہت چست چالاک ــ پھرتیلے اور بہت ہی ہوشیار ظالم تھے ــ اور وڈیو والوں نے زبانی یہ بھی کوشش کی کہ لوگوں کے دلوں میں یہ بھی بیٹھ جائے کہ وہ دیہاتی تھے ــ جبکہ دیہاتی اکثر اپنی سُستی کی وجہ سے ــ کاہلی کی وجہ سے ــ موٹی عقل کی وجہ سے ــ اپنی بیوقوفی کی وجہ سے ــ ہزاروں سال سے لئے مشہور ہیں کہ معمولی بیوقوف یا معمولی موٹی عقل والے شہری کو لوگ گنوار یا دیہاتی کہتے ہیں ــ اور یہ طریقہ دنیا کے ہر ملک ــ ہر قوم ــ ہر زبان میں رائج ہے ــ لہٰذا ثابت ہوا کہ دہشت گرد شہری تھے ــــ اور پھر متاثرہ علاقہ کی خواتین کے سروں پر قرآن پاک رکھ کر اُن کو اور بچوں کو آگے کر کے گویا خواتین اور بچوں کو ڈھال بنا کر دہشت گردوں نے پولیس پر فائرنگ کی ــ پھر دونوں جانب سے مقابلہ ــ کئی خواتین بھی اور بچے بھی ہلاک ــــــــ

دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا دیہاتیوں نے اُس علاقہ کی خواتین کو لپیٹ آگے کر کے پشت پولیس پر حملہ کیا تھا ؟ ــ یا ایم کیو ایم کے دہشت گردوں نے خواتین کو ڈھال بنایا ؟ ــــ اگر یہ بات واضح ہو جائے تو آسانی سے یہ معمہ بھی حل ہو جائیگا کہ پکے قلعہ پر نقاب پوش دہشت گردوں کا حملہ بے شمار دولت کی لوٹ مار ــ اور خواتین کی بے حرمتی کرنیوالے پولیس آپریشن کلین اَپ کو ناکام بنانے

والے بھی پھروہی تھے ــــ اور حکومت کو کس لسانی تنظیم نے اپنے حلف یافتہ ارکان کی لسٹ فراہم کی کہ اب ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں! ــــــــ

لاتعلقی کس وجہ سے؟ پکے قلعہ کے واقعہ کے کافی عرصہ بعد جب پہلی مرتبہ مودودی الطاف حسین حیدرآباد آیا ــــ تو کم و بیش سو دہشت گردوں کی فہرست حکومت کو دیکر فرمایا کہ اب ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے ــ اس واقع سے متعلق فہرست دیکر لاتعلقی کا اظہار کس وجہ سے کیا؟ ــ جب دیہاتیوں نے ہی پکے قلعہ پر ۔ لے لیا تھا ــ تو جی ایم سید اپنے دہشت گردوں کی فہرست دیتا کہ ان سے ہمارا تعلق نہیں ــ آخر وہ بھی فہرستیں دیتے ــ اور پھر رہائی کے مطالبات کا سلسلہ چلتا رہا ــــــــ

تجدید عہد وفا پھر جب پکے قلعہ کے واقع سے خود دہشت گردوں کے ضمیروں نے مزید ساتھ دینے سے انکار کیا تو پھر منصوبے کے تحت "جو قائد کا غدار ہے وہ موت کا حقدار ہے" ــ کے بڑے بڑے بزاربعا بینروں کے ذریعہ سُنیوں کی صفائی کا کام شروع ہو گیا ــ **کیا** یہ بات درست نہیں ہے کہ ــ ایم کیو ایم کے خواص کو تو علم تھا اور ہے کہ پکے قلعہ کے دہشت گرد کون تھے ــــ مگر عوام کو دیہاتی بتا کر ان کو بھی ایم کیو ایم میں شامل کیا؟ ــ اگر درست نہیں ہے ــــ **تب** تجدید عہد وفا خواص سے تقریباً ایک سال تک لینے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟ ــ نورانی صاحب حکومت میں نہیں ہیں صرف حکومت سے مطالبہ ہی کر سکتے ہیں اور کم و بیش ڈھائی سال سے پکے قلعہ کے بے رحم مجرمین کو بے نقاب کرنے کا حکومتوں سے مطالبہ کرتے آرہے ہیں ــ خدا معلوم حکومتوں کو کس نے بلیک میل کیا جو بے نقاب نہیں کیا؟ ــــ یا شاید یہ وجہ ہو کہ حکومت سے کوئی معاہدہ ہو ــــــــ

ضیاء کے بیٹے کی تاج پوشی

جو لوگ خود بھی دلیل نہ رکھتے ہوں — اور دوسروں کی ہر دلیل پہ میں نہ مانوں کہنے پر عمل کرتے ہوں اپنے ہی گھوڑوں سے — آخر میں صرف یہ سوال ہی کرنا مناسب ہے کہ ایم۔ کیو۔ ایم کا — ضیاء الحق سے کیا رشتہ ہے؟ — یا کونسا احسان چکانا چاہتی تھی — جو ضیاء کے بیٹے کی تاج پوشی پر کئی بار کئی کئی لاکھ روپیہ حیدرآباد کی سجاوٹ پر خرچ کیے؟ — مگر قدرت کیطرف سے ہی ہر بار کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیدا ہوئی — اور تیس لاکھ روپے سے تیار کردہ سونے کا تاج ضیاء کے لڑکے کو نہ پہنا سکے؟ — اس طرح اس — ذوآتشہ شیعہ مودودی لسانی ایم کیو ایم تنظیم نے ضیاء کے بیٹے پر تین تاج پوشیوں کی رقم خرچ کرکے کیا یہ ثابت نہ کر دیا کہ یہ لسانی تنظیم ضیاء کی حقیقی اولاد نہیں — تو معنوی اولاد ضرور ہے — اگر اس تنظیم کی پوری قیادت نہیں تو آدھی قیادت ضرور — اہلسنت کی استحصال کرنے والی ہے؟ ——

نورانی صاحب کے جلسوں میں ایم کیو ایم کی مودودی غنڈہ گردی

میرے پیارے اسلامی بھائیو! — آپکو معلوم ہے کہ جب بھی نورانی صاحب کا جلسہ ہوا تو ان کو دھمکی آمیز خطوط نیز ورکروں کو زدوکوب کیا — جلسے کی کرسیوں کو توڑا گیا — شامیانوں کو آگ لگائی گئی — جلسے پر گولیوں کی بارشیں کیں — ورکر کو شہید کیا گیا — غرض کہ اس قسم کی حرکات کو ہمیشہ اس ذوآتشہ لسانی تنظیم نے مودودی کے غنڈوں کے سر تھوپا جب کہ اخبارات میں — اشتعال انگیز بیان بازی لسانی تنظیم کی ہوتی — دیکھنا یہ ہے کہ یہ سب کچھ مودودیوں وہابیوں اور شیعہ تنظیموں کے ساتھ کیوں سلوک نہیں ہوئے؟ — قربانی کی کھالیں تک پورے سندھ کے سُنی مدارس کے مرکزوں ورکروں سے چھینی جاتی ہیں — ثابت ہوا کہ — اس لسانی تنظیم کا اصل مقصد بھی ضیاء الحق ازم کے تحت صرف اور صرف

اہلسنت کا ہی استحصال ہے ـــــــ

عقوبت خانوں ـــ ٹارچر سیلوں کے مظالم جو منظرِ عام پر آ گئے ہیں وہ ـــ بنگال میں مودودیوں کے البدر الشمس کے دفتروں کے عقوبت خانوں اور ٹارچر سیلوں سے ملتے جلتے کیا نہ تھے!؟ ـــــ کیا ضیاء الحق دوسرے مودودی نہ تھے؟ ـــ کیا مودودی جماعت اور ضیاء الحق دو تھے؟ ـــ یا ایک جان ایک قالب قارئین! ـــ اب روزنامہ جنگ کے مضمون نگار کا غیر جانبدارانہ اقتباس پڑھیں۔

> فوج کے غیر جانبدارانہ آپریشن نے چند ہی دنوں میں پوری قوم کے سامنے سیاست کے پردہ میں (کلاسن کمان مودودیوں کے ہاتھوں میں آ گئے) دہشت گردوں اور تخریب کاروں کے پول کھول کر رکھ دیئے، پچھلے دو سالوں سے ان لوگوں نے (نواز حکومت) حکومت کے ایوانوں میں رسائی حاصل کرنے کے بعد ریاست کے اندر اپنی ریاست کے قیام کیلئے ہر اخلاقی انسانی اور ملی قدر کو روند ڈالا تھا ـ اب تک کم و بیش تین درجن اذیت خانوں اور ٹارچر مراکز کا پتہ لگایا جا چکا ہے ـ ان مقامات پر جس انداز سے بے گناہ انسانوں پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے جاتے رہے ان کی تفصیلات سن کر نسلِ انسانی لرز اٹھی ـ ظاہر ہے جب سیاسی مخالفین (نورانی) کی بیخ کنی کا جنون (ضیاء ـ نواز حکمرانوں کے) ذہنوں پر سوار ہو جائے تو دہشت گردی کے پھلنے پھولنے کیلئے مثالی ترین حالات پیدا ہو جاتے ہیں ـ سیکولر آئینی روایات میں مقتول عوام کو پہلے بے دست و پا کر کے اپنی مطلق العنانی کو جمہوری لبادہ پہنایا ـ اور پھر سندھ کے دو بڑے شہروں (نورانی صاحب کے حلقے) کی بزورِ شمشیر نمائندگی کا پروانہ حاصل کر لیا ـ باقی کیا مہیب ہتھکنڈہ جب نا پختہ عمر (اسلامی جمعیت طلبہ وغیرہ) لوگوں کے ہاتھ آ جائے تو پھر نہ کسی کی جان محفوظ رہ جاتی ہے ـ نہ عزت کی حفاظت کی جا سکتی ہے ـــــــ
>
> روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۳ محرم ۲ جولائی ۱۹۹۲ء بروز جمعرات۔
>
> از: بریگیڈیئر ریٹائرڈ مظفر علی خاں زاہد ـ ستارہ جرأت

نواز شریف نے بار بار ایم کیو ایم کو یقین دلایا ہے کہ ایم کیو ایم کو ختم کرنا مقصد نہیں قارئین! ــ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ــ تنظیم یہ ہے ــ صرف قیادت شیعوں سے چھین کر پنجابی کی پوری مودودیوں کو دینی ہے ــ اگر نام بدلا گیا تو ممکن ہے البلد یا الشمس یا پھر اس سے ملتا جلتا نام بھی تبدیل کر دیا جائے ــ (پاسبان وغیرہ)

کیا مذکورہ کارناموں کیلئے عبرتناک موت ضروری نہیں ــ؟

اسلامی ملکوں میں امریکی سیاست کیوں؟

ضیاء الحق کی عبرتناک موت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ــ

وہابی فہد کی مہربانی سے ضیاء الحق کی مارشل لاء کے بھیانک دور میں جب پاکستان اور خصوصاً اسلام آباد امریکی سی۔ آئی۔ اے کا دنیا کا سب سے بڑا مرکز بنا ــ تب[1] برطانیہ کی گود سے امریکہ کی گود میں بیٹھنے پر پاکستان کے معروف اور روزنامہ جنگ کے عظیم شاعر رئیس امروہوی نے مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۸٦ء کو روزنامہ جنگ کراچی میں قطعہ لکھا

جا لگے

کس راہ طلب میں یہ بیچارے بھٹکے
نجانے گردش قسمت کہاں لیجا کے پٹکے
ہے چالیس سالہ تجربہ اپنی سیاست کا
کہ ہم لندن سے ٹپکے اور واشنگٹن میں جا لٹکے

برما کا بت خانہ اور ضیاء الحق

ضیاء الحق کی عبرتناک موت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ــ برما کی بودھ مذہب کی آبادی زمانے قدیم سے مسلمانوں پر حیات زندگی تنگ کرتی آئی ہے ــ اور کر رہی ہے ــ جس کی وجہ سے ضیاء الحق برمی مسلمانوں کو ترغیب دینے جب برما گئے تو بودھوں کے دو ہزار[2] سال پرانے بت خانے میں جا کر سونے کے بت پر پھول چڑھائے ــ اور پھر سونے کے بت پر سونا بھینٹ چڑھایا ــ خواہش منت و مراد کی تکمیل کے لئے ــ چالیس من وزنی گھنٹہ تین مرتبہ نہ صرف خود بجایا ــ بلکہ وفد کے ارکان وزراء

[1] اخبار جہاں کراچی ۱۹ تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۱۰ کالم ۲

سے بھی حکم دیکر بجوایا ۔۔۔ یہ سب شرکیہ کارنامے براہِ راست کمنٹری کے ساتھ پاکستان والوں کو بھی ٹیلیویژن پر دکھلائے گئے ۔۔۔ یہ مشرکانہ فعل کیا اس لئے کیا کہ بری مسلمان پاکستان کے صدر کی طرح عبادت کیا کریں ! ۔۔۔ عرصۂ دراز تک اخبارات میں تبصرے چھپتے رہے ۔۔۔ خدا معلوم کیا سمجھ کر سینیٹ کے اجلاس میں اس شرکیہ فعل پر بحث کو یہ کہہ کر روکا گیا ۔ ضیاء الحق پر بحث ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے ! جب کہ اعلانیہ کفر و شرک کا اعلانیہ توبہ نامہ بھی ضیاء الحق کی تباہی تک شائع نہ ہوا ۔۔۔۔۔۔

اللہ رب العزت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلام کرنیوالوں کے نزدیک ضیاء الحق کی ۔۔۔ اللہ و رسول سے بھی کیا بڑی ہستی تھی ! ۔۔۔ جو دائرہ اختیار سے باہر کہہ کر بحث روک دی گئی ! اسوقت شرک فی التعظیم ۔۔۔ شرک فی الصفات ۔۔۔ اور شرک فی العبادت کا لفظ زبان پر کیوں جاری نہ ہوا ! ۔۔۔ جبکہ انبیاء اور اولیاء کرام کی تعظیم کو شرک کہنے کیلئے وہابیوں دیوبندیوں کی زبان گز بھر کی رہتی ہے ۔۔۔۔۔۔

ایسا شخص ضیاء الحق کہلانے کا حق رکھتا ہے یا ضیاء الحق ! ۔۔۔ فیصلہ خود کیجئے

اوجڑی کیمپ کے مجرمین کی عبرتناک موتیں

چند لاکھ آبادی کے ملک کویت میں وزارت خارجہ کے سیکریٹریوں کی ٹھنگ تھی ۔۔۔ اوجڑی کیمپ کے واقعہ سے ایک دن قبل ہی وزیر خارجہ کے سیکریٹری کی جگہ خود صدر ضیاء الحق گئے ۔۔۔ جب ہزاروں ادنیٰ و اعلیٰ فوجی اور عوام تباہ ہو گئے ۔۔۔ اور جب یقین آگیا کہ ایک لاکھ بیس ہزار میزائل بھی تباہ ہو گئے ۔۔۔ یا ناکارہ ہو گئے ۔۔۔ تب تیسرے دن ضیاء الحق صاحب آگئے ۔۔۔ اور جیسے ہی وزیر اعظم جونیجو نے اصل مجرمین کو عوام کے سامنے لانا چاہا تو ضیاء الحق نے اسمبلی توڑ کر جونیجو کو بے اختیار کر دیا ۔۔۔ مگر اللہ رب العزت بے نیاز ہے ۔۔۔ ہر چیز پر قادر ہے ۔۔۔ وہ کسی بھی طرح طاقتور مجرم جنرل ذوالفقار کو بہاولپور کے پرانے ہندوؤں کے مرگھٹ میں

ایسا بھیانک اور عبرت ناک موت کی صورت میں سزا عنایت فرما سکتا ہے خصوصاً ضیاء الحق کو ـــــ جبکہ وہ ڈیوٹی پر بھی نہ ہو ـــــ کہ منصوبے کے تحت اُس دن کی مصروفیات نہ اُس کی نجی ڈائری میں ـــــ نہ حکومت کی بک میں ضیاء الحق کی مصروفیات درج ـــــ نہ صرف اپنے ملک والوں سے بلکہ اپنے گھر والوں سے بھی پردہ رکھا گیا ـــــ البتہ امریکہ کی خوشنودی کی خاطر امریکہ کا سفیر اپنے ہمراہ رکھا ـــــ اس سلسلہ میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں ! ـــــ امریکیوں کے راز امریکی ہی جانیں ـــــ

باوجود سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھنے کی صلاحیت کے اہلسنّت کو غیر کی آنکھ سے استحصال کرنیوالے ضیاء الحق پر مختصر مضمون بھی ذو چار توصیفات مانگتا ہے ـــــ خادم کو اس جگہ بہت ہی اختصار مطلوب ہے ـــــ لہٰذا اہلسنّت کا استحصال اور ضیاء دہشت گردی کی تصدیق میں وہابی مودودی کے مضمون سے اقتباسات مزید حاضر ہیں ـــــ

> یہ حقیقت ہے کہ اس (ضیاء) کا ذہنی افق انتہائی محدود تھا اور اس کا فہم اسلام بہت ناقص اور یک رُخا تھا...... اس لئے اُس نے جس طرز کی اسلامائزیشن اس ملک میں نافذ کی اُس کے مثبت نتائج کم اور منفی زیادہ نکلے ـــــ آج ہم ملک میں مذہبی فرقہ واریت کے جس "رقصِ ابلیس" کا مظاہرہ دیکھ رہے ہیں اُس کے بیج تو عرصے سے ارضِ وطن میں موجود تھے۔ لیکن اُن کی خوب خوب آبیاری ضیاء کے دور میں ہوئی...... ایک حریف (جمعیت علماء پاکستان) سیاسی قوت کو زک پہنچانے کیلئے ایک متبادل سیاسی قوت (ایم کیو ایم) اُبھاری خواہ اس کیلئے منفی لسانی بنیادیں ہی کیوں نہ تلاش اور استعمال کرنی پڑیں ـــــ ملک کے جمہوری اور سیاسی اداروں کے ضعف کی بنیادیں بھی اسی دور میں اور زیادہ شدت سے رکھی گئیں۔ کلاشنکوف کلچر جس نے پوری ملک کو آتش فشاں اور بارود کا ڈھیر بنا دیا ہے وہ بھی ضیاء دور کے "تحفوں" میں سے ایک ہے ـــــ
>
> ▭ روزنامہ جنگ کراچی جمعہ ۱۷ جولائی ۱۹۹۲ء صفحہ ۳ ـــــ از ارشاد احمد حقانی مودودی ▭

گستاخانِ رسول کی مدح خواہی اور اس کے سبب ـــــ عبرت ناک موت کیا نہیں !

سنہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ہارنے کے نیازی سے بغاوت کر کے فوجیوں کو ذلیل اور تاریخ میں بدنام کرنے کی غرض سے فوجیوں سے ہتھیار رکھنے کی ایک ہفتہ پہلے ہی تحریری پیشکش کرنے والے راؤ فرمان علی کو غداری کے صلہ میں حکومت کا بہت ہی اہم عہدہ دینے والے ضیاء الحق اور نوّے ہزار فوجیوں کو قید کے دوران ــ قرآن کریم کے درس کے بہانے اُنکے دلوں سے جہاد کی روح اور تڑپ نکالنے پر کروڑوں روپیہ ہندوؤں سے حاصل کرنیوالے کانگریسی دیوبندی گستاخانِ رسول علماء کا مدح خواں ضیاء الحق کو ختم اللہ علی قلوبھم نے ایسا داغدار حکومت کے فرشتے بھی نہ صرف اسکے نشانات ہی تلاش کرنے میں ناکام ہوئے بلکہ دنیا کے بڑے ممالک بھی اس کی تباہی کے اسباب معلوم نہ کر سکے ــ اور ناکام رہیں گے کہ قادرِ مطلق کو سبب کی حاجت نہیں کہ وہ خود مسبب الاسباب ہے ـــــ مگر داغ تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ نمایاں نظر آئیگا ــ اگرچہ گستاخ رسول اس عبرتناک موت پر اپنے منہ بولے شہر کی برسی کے بہانے لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کر کے اسکو پردے ڈالنا چاہیں ـــ

یہ ایسا واقعہ ہے جو چھپائے چھپ نہیں سکتا

ضیاء الحق کے منہ بولے بیٹے وزیر اعظم نواز شریف ــ اور سگے بیٹے کی حکومت ہوتے ہوئے بھی آئے دن اُسی وزیر بیٹے کا نعرہ کہ "سانحہ بہاولپور کی تحقیقات کرائی جائے" ــ خدا معلوم اپنے ملک کے وزیر ہو کر باپ کی طرح کس سے مطالبہ کرتے رہتے ہیں! ــ ممکن ہے کہ کسی کو بلیک میل کرنے کیلئے نعرہ لگتا ہو۔ (میرا مطالبہ ہے جس ملک میں نظام اسلام نافذ ہونا چاہیے مصنف ضیاء الحق) ملک کے اندر تمام امریکی ایجنٹوں ــ ہندوؤں کے غلام کانگریسیوں کو اور خصوصاً گل کے کانگریسی آنجہانی مسلم لیگیوں کو ہدایت عطا فرمائے ــ یا عبرتناک موت عنایت فرمائے آمین۔

قارئین توجہ فرمائیں! آپ نے گستاخانِ رسول اور گستاخوں سے محبت کرنیوالوں کی عبرتناک موتیں ملاحظہ فرمائیں ــ اور اب وہابی کانگریسی کی اپنی کہتا ہے گستاخانِ رسول سے نفرت کرنیوالے ایک عاشق رسول کا سفر آخرت ملاحظہ فرمائیں ـــ

ایک عاشقِ رسول کا ایمان افروز رشک آفریں سفرِ آخرت

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے بزرگ کانگریسی مولوی ابوالکلام آزاد اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ (عاشق رسول حضرت علامہ مولانا خیر الدین صاحب) کے عقیدے کے متعلق لکھتے ہیں۔

کفر پر وثوق

"جہاں تک مجھے خیال ہے۔ وہابیوں کے کفر پر وثوق کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے بارہا فتویٰ دیا کہ وہابیہ یا وہابی کے ساتھ نکاح جائز نہیں"۔ — آزاد کی کہانی صفحہ ۱۶۳ — بشکریہ: کتاب وہابی مذہب

وہابیوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بھی اشد ہے

کانگریسی مولوی ابوالکلام آزاد دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں۔

"جب ہم ذرا اور بڑے ہوئے تو والد مرحوم کے وعظ اور گھریلو باتوں کو بھی غور سے سننے لگے ہمیشہ وہابیوں کے عقائد کا رد رہتا تھا۔ کوئی بات بھی ہو لیکن وہ فوراً یاد آجاتے تھے گریز یوں ہوتا تھا کہ "مگر وہابی یوں کہتے ہیں" پھر ان کا رد کیا جاتا تھا۔ زیادہ تر ایسے الفاظ پر مشتمل ہوتا تھا۔ جس کے صاف معنیٰ ان پر طعن اور ان کی تکفیر کے تھے۔ ہم نے بسا اوقات مرتبہ والد مرحوم سے سنا کہ ان (وہابیوں) کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بھی اشد ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی اپنے پیشواؤں کے منکر نہیں ہیں۔ یہ خبیث تو خود اپنے پیغمبر کے منکر ہیں"۔ — آزاد کی کہانی صفحہ ۳۵۱

وہابیت کا علاج

ممدوحِ وہابیاں ابوالکلام آزاد نے اپنے والد ماجد کے نزدیک وہابیت کا جو علاج تھا وہ بھی لکھا ہے چنانچہ رقمطراز ہیں کہ:

"وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ وہابیوں کا علاج تمہیں معلوم نہیں۔ تم لوگ بحث کرنے ہو۔ انکا علاج جوتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے گو بدبخت حریف سامنے موجود نہ ہو لیکن وہ اپنے جوتے کی طرف ہاتھ اس طرح لے جاتے تھے گویا اُتار کر ایک اسلحۂ جہاد کی طرح

استعمال میں لانے کیلئے بالکل تیار رہیں۔ انہوں نے یہ اسلحہ بار ہا استعمال بھی کیا تھا۔ ایک مثنوی بھی کبھی کبھی شوق میں آکر پڑھتے تھے جو بڑی فصیح و بلیغ تھی ایک شعر اسکا مجھے جتک یاد ہے۔

دہابی بے بسیار جھوٹے ہیں یارو
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

تڑاتڑ۔ کے لفظ پر بہت زور دیتے تھے۔ گویا اس شعر میں جس عمل کی تلقین کی گئی ہے اسکی ساری سپرٹ اس لفظ میں مضمر ہے"۔ (آزاد کی کہانی صفحہ ۳۶۰ تا ۳۶۱)

آزاد کے والد ماجد کا انتقال

"مرض الموت تقریباً دو ہفتے رہا۔ اس سے پہلے وہ بالکل تندرست تھے۔ اس موقعہ پر میں پونا میں تھا۔ خبر سنتے ہی کلکتے آیا۔ اور پہنچنے کے چند گھنٹوں بعد انتقال ہوا آخر وقت ہوش حواس بالکل قائم تھے۔ شناخت وغیرہ میں بالکل فرق نہ آیا تھا۔ عین وفات کے وقت سے آدھ گھنٹہ پہلے تک مجھ سے باتیں کرتے رہے اور ضروری وصایا فرماتے رہے۔ اسکے بعد کہا میرے پیچھے سے تکیہ ہٹا دو۔ ضعف اس درجہ تھا کہ خود حرکت نہ کر سکتے تھے۔ جب وہ لیٹ گئے تو حافظ ولی اللہ مرحوم نے سورۃ یٰسٓ پڑھنا شروع کی۔ انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جسکا بظاہر مطلب یہ تھا کہ روک دو۔ اس پر تعجب ہوا مگر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے لب ہل رہے تھے۔ ایک لمحے بعد کسی قدر بلند آواز سے خود پڑھنا شروع کیا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ خود ہی سورۃ یٰسٓ پڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کی برابر آواز سنتے رہے اور جب اس آیت پر پہنچے یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ ٭ بِمَا غَفَرَ لِیۡ رَبِّیۡ وَ جَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ ٭ تو آنکھیں بند کر لیں۔ اور خود دونوں گھٹنے دراز کر دیئے۔ دس پندرہ منٹ کے بعد جسم کو ایک سخت لرزا ہوا۔ اور جان بحق تسلیم ہوئے۔ یہ عجیب بات ہے کہ کوئی خاص حالت احتضار کی ان کی وفات میں نظر نہ آئی"۔ (آزاد کی کہانی صفحہ ۱۵۷)

قارئین! ایسی موت کیلئے میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت، امام اہلسنّت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا ــــــ

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

جنازہ پر اجتماع

ممدوح الوہابیہ ابو الکلام آزاد اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ (جو کٹر سُنّی تھے) کے جنازہ پر اجتماع اور اُس کا پُر کیف آنکھوں دیکھا منظر بیان کرتے ہیں کہ ــــ "کلکتے میں شاید ہی اتنا مجمع کبھی وقوع پر ہوا ہو جتنا اُن کے جنازہ پر ہوا۔ چند گھنٹوں کے اندر ہی نہ صرف شہر بلکہ اطراف تک خبر پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ جنازہ اٹھنے کے ساتھ ہی تمام سڑکیں اور رستے بند ہو گئے۔ گاڑیوں کی نقل و حرکت رک گئی اور حالت یہ ہو گئی کہ جنازہ گھنٹوں تک صرف لوگوں کے ہاتھوں پر ہی جاتا رہا۔ کاندھے پر رکھنے کی نوبت ہی نہ آئی۔ لوگوں کی کثرت کا یہ حال تھا کہ رات کے بارہ بجتے بجتے پانچ مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ ایک مرتبہ جامع مسجد میں اور چار مرتبہ قبرستان کے میدان میں۔ لیکن چھٹی جماعت کے لئے پھر ہزاروں نئے آدمی آ گئے بالآخر بڑی سخت کوشش سے مزید التوا کو روکا اور دفن کئے گئے"۔ ــــ (آزاد کی کہانی ص ۱۵۷، ۱۵۸)

قارئین کرام! گستاخانِ رسول کے کفر پر ثبوت رکھنے اور تشدد سے انسداد کرنے والے نہ صرف قطع تعلق کرنے والے بلکہ تقویۃ الایمان یعنی نجدیت وہابیت کے رد میں "نجم الرحمٰن الشیاطین" دس جلدوں میں ہر جلد ضخیم لکھنے والے عاشق رسول کے انتقال کا منظر جو کہ ممدوح الوہابیہ کانگریسی آزاد کا اپنا ہی تحریر کردہ ہے۔ آپ نے پڑھا ہے ہم اہلسنّت حضرات کو بھی انہیں کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اگر یہ طریقہ درست نہ ہوتا تو ابو الکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کو ایسی سعادت کبھی نصیب نہ ہوتی۔ یہ سعادت نصیب ہونا بیّن دلیل ہے کہ بد مذہبوں اور گستاخانِ رسول کیساتھ ایسا سلوک کرنا بالکل سُنّت ہے۔ خداوند کریم ثابت قدم رکھے اور اس بات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

شاعرِ اہلسنّت مولانا حسن رضا خاں

نجدیت نامہ

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک منھ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذبِ الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

بلکہ کذاب کیا تو نے تو اقرارِ وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علمِ شیطاں کا ہوا علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزمِ میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

علمِ غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال اُن کا بُرا
اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی ترے منھ پہ عبادت تیری

ہے کبھی بوم کی حلت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خوری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری

کھلے لفظوں میں کہے قاضیِ شوکاں مددے
یا علی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری لگتے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اُگلنے لگی ملت تیری

عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی
اُس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری

اُسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہرِ صداقت تیری

ترجمہ اُس کا ہوا تفویۃ الایماں نام
جس سے بے نور ہوئی چشمِ بصیرت تیری

واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری

ہو اُسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

سر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہوں گے — سر سے پا تک یہی پکی ہے شباہت تیری
ادعا ہو گا حدیثوں پہ عمل کرنے کا — نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اُن کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو — اس سے تو شاد ہوئی ہو گی طبیعت تیری
لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے — ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانے سے تیر — آج اس تیر کی نخچیر ہے سُنّت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کر لے — آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری
چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے — کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری
میرے پیارے مرے اپنے مرے سنّی بھائی — آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سن انصاف بھی کر — کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب — غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں انھیں شیطان لعیں کے پیرو — جن کے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں — جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری
جو ترے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا — اپنے آرام سے پیاری جنھیں صورت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں — کس لئے؟ اس لئے کٹ جائے مصیبت تیری
حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی! — اُس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
اُن کے دشمن سے تجھے رابطہ ہے میل رہے — شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے — جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن — وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں — دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی — اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری

اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسن
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

خدا توفیق دے تو علماءِ اہلِ سنّت کی کتب مطالعہ فرمائیں

گھروں میں بولے جانے والے کفریہ کلمات

روزمرہ کی زندگی میں بعض مرد و خواتین ناسمجھی یا دل صدمہ یا مذاق میں ایسے کلمات منہ سے نکال بیٹھتے ہیں جس کے سبب کفر کے میاں بیوی ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب میں اس کا حل پڑھنا ان مسائل سے واقف ہونا بہت ضروری ہے۔

فی کتاب ۵/- فی سیکڑا ۳۰۰/-

کیا کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے؟

اس کتاب کے شروع میں قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی کا مضمون ہے۔ پھر گستاخِ رسول کے سات مکر اور ان کے جوابات تحریر ہیں۔ یہ کفر سوز ایمان افروز کتاب خود پڑھیں اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھائیں۔

فی کتاب ۶/- فی سیکڑہ ۳۶۰/-

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی

قرآن شریف کے غلط ترجموں سے واقف ہونا ہر مسلمان پر ضروری ہے تاکہ ناواقفی میں کوئی غلط ترجموں کو اللہ رب العزت کا فرمان نہ سمجھ لے۔ ناواقف لوگوں میں یہ کتابچہ تقسیم کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ فی کتابچہ ۳/-۔ سو سے زائد لینے والوں کو ۴۰ فیصد کمیشن پیش کیا جائے گا۔ ڈھائی سو لینے والوں کو ۵۰ فیصد کمیشن کی رعایت دی جائے گی۔

فاتحہ کا طریقہ

اس کتاب میں ثبوتِ فاتحہ۔ آدابِ فاتحہ۔ فاتحہ کا طریقہ اور دعاءِ فاتحہ آسان زبان میں تحریر ہے۔ جس کے سبب گھر کی خواتین اور بچے تک فاتحہ پڑھ سکتے ہیں۔

فی کتابچہ ۲/- تقسیم کرنے والوں کو فی سیکڑہ ۱۵۰/-

سُنّی مُناجاتِ مقبول

اس کتاب میں درود و رقت انگیز مناجاتیں اپنے رب سے عرض و معروض ذکر و اذکار کے علاوہ آخر میں اللہ تعالیٰ کے محبوب سے فریادیں کی گئی ہیں۔

فی کتاب ۱۵/-

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ کل یا کچھ رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔ اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیں۔

مجموعہ نعت حصہ اوّل

ہزارہا نعتوں سے عام فہم مگر رقت انگیز ــــ تقریباً چار سو نعتوں کا انتخاب اعلیٰ چھپائی ۲۵/ خوبصورت سنہری جلد ۳۰/

مجموعہ سلام

اعلیٰ کتابت میں ہزارہا سلاموں سے عام فہم مگر رقت انگیز سلاموں کا انتخاب کاغذ اور چھپائی عمدہ ــــ مرتب انیس احمد نوری ــــ ہدیہ ۱۵/

غسل کی سنتیں

سنت طریقہ سے رفع حاجت اور اہم معلومات ــــ غسل و تیمم کے اہم اور ضروری مسائل جس کا جاننا تمام مسلمان مرد ــــ اور خواتین کو ضروری ہے ــــ سر میں تیل اور کنگا کرنے کی سنتیں ــــ اعلیٰ چھپائی دو رنگہ ۱۰/

اسلام میں والدین کا مقام

اس کتاب میں دوسرے غیر مذاہب سے بھی ثابت کیا ہے کہ والدین کا ادب و احترام بہت ضروری ہے ــــ اسکول اور کالج کے طلبہ اور طالبات کیلئے نہایت ضروری دو رنگہ عمدہ چھپائی ۶/

خاکِ حجاز کے نگہبان

گنبدِ خضریٰ کی تعمیر اور حجازِ مقدس کے مزارات و مساجد خصوصاً گنبدِ خضریٰ کی رقت انگیز داستان ــــ اور دیگر اہم معلوماتی مضامین ــــ اعلیٰ کاغذ بہت عمدہ کتابت سے مزین ــــ بہترین چھپائی ۱۰/ بہ نیوز پیپر ۶/

نوری طغریٰ

چونکہ اللہ اور اللہ کے پیارے رسول کو الوداع تقریباً ناپسند ہے۔ لہٰذا حد سے بڑھنا حد سے گھٹنا ◆ کسے کہتے ہیں بتاتے ہیں کے عنوان سے اشعار میں گستاخانِ رسول کے عقائد اہلسنت پر اعتراضات ــــ اور اشعار میں ہی جوابات ــــ غرضیکہ اشعار و نثر میں بے شمار دلائل سے نہایت مختصر لاجواب جوابات ــــ آخر میں قومی اسمبلی کیلئے مفید مشورہ اور انعام ــــ غلامانِ مصطفٰی کو چاہیئے کہ ہفت رنگہ دیدہ زیب لکھائی اعلیٰ چھپائی سے مزین ــــ اس طغرے کو خود بھی مطالعہ کریں ــــ دوست احباب کو تحفہ کے طور پر ــــ اور جلسوں و مساجد میں تقسیم فرمائیں ــــ اور شیشے کے فریم میں اپنے مکانوں ــــ دکانوں ــــ اور مساجد میں آویزاں کریں ــــ

ہفت رنگہ سائز ۲۰ × ۱۵، آرٹ کارڈ پر ۱۰/ ــــ آرٹ پیپر پر ۵/ سفید ہ نیوز پیپر ۲/

نوٹ: تقسیم کرنیوالے خوش نصیب کو خصوصی رعایت دیجائیگی۔

اہلسنّت کی کتب عوام کو پڑھوا کر اپنے بزرگوں کو ثواب عظیم پہنچائیں تاکہ فوت شدہ کو اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے بے انتہا عظیم ثواب کے ساتھ اللہ تعالیٰ اُسکے صلہ میں آپکی بھی مشکلات دُور فرمائے

آپ ایک بار آزما کر تو دیکھیں

نام کتب	نرخ	نام کتب	نرخ
سُنّی حنفی نماز (سُنّی ترجمہ) نیوز پیپر		غسل کی سُنّتیں نیوز پیپر	
فاتحہ کا طریقہ ۳/۲ ختم ذرین جو ہر یقو		اسلام میں والدین کا مقام	
قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی		مجموعہ مناجات یعنی سُنّی مناجات مقبول	
گھروں میں بولے جانیوالے کفریہ کلمات		مجموعہ سلام مجموعہ نعت	
کیا کافر کو بھی کافر کہنا چاہیے؟ نیوز پیپر		احکام دعوت طعام کھانے پینے کی سُنّتیں نیوز	
داڑھی اسلام کا شعار عظیم ہے		دُعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت نیوز پیپر	
بہارِ عقیدت		خاکِ حجاز کے نگہبان نیوز پیپر	
نوری تحفہ مسلمانو حق و باطل کو پہچانو نیوز		فتاوی رضوی مجموعہ وظائف عکسی	
قصیدہ غوثیہ		سوانح امام احمد رضا نیوز پیپر	
احکام عقیقہ مع بچوں کے اسلامی نام نیوز		تمہید ایمان بآیات القرآن نیوز پیپر	
بارہ مہینوں کے مختصر وظائف		سیرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سندھی)	
شادی کا تحفہ یعنی حقوق الزوجین		نوری الغزلی	